

ہو الرزاق

منابر اربعہ

حالات

طلب لانتخاب حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس

از

فخر العلماء والمحدثین حضرت مولانا محمد نظام الدین قسنگی علی

حسب رشاد

حضرت سید ممتاز احمد صاحب رزائی بانسوی

بکمال صحت

جناب مولانا محمد صبغت اللہ صاحب شہد فرنگی علی

بایستادم عابد علیخان شاہی پریں لکھنؤ میں چھپا

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE10565



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَنْحَةٌ وَنَصْلٌ عَلَى سَقْلِ الْکَرِیْمِ

قطب الاقطاب مرشدانام محبوب بارگاہ الہی حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی
قدس سرہ الاصفی کی مقدس سوانح عمری، آپ کے سلسلہ نسب و کرامات کے متعلق
اس وقت ارباب اعتقاد کے ہاتھوں میں محض مطول بہت سے رسائل ہیں۔ لیکن
استاذ العلماء حضرت ملا نظام الدین صاحب نے جب وقت نظر اور عالمانہ انداز و حسن تحقیق کا دیش
کیساتھ آپ کے حالات جمع کیے ہیں انکو علاوہ فضل تقدم کے خاص جامعیت و مرتبہ
استناد حاصل ہو چکی ہیں برس اوپر عمر محترم و عظم مرشدی حضرت سید شاہ غلام جیلانی
صاحب قدس سرہ العزیز نے ۱۲۱۳ھ میں اس مستند کتاب کو خاص اہتمام سے شایع کرایا
تھا اور تحقیق الفاظ و تصحیح عبارت میں جو غیر معمولی جدوجہد فرمائی تھی اسکا ادنیٰ نمونہ یہی
کہ جب قدر قدیم نسخے اس کتاب کے مل سکے انکو یکجا کر کے کتاب کی تصحیح کی گئی اور اسی پر
نہیں کیا بلکہ ابوحیا جناب لانا شاہ محمد نعیم صنادق قدس سرہ فرنگی محلی ایسے محقق عالم کا بھی
ایہیں ہنجرہ شامل کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ناظرین کو ایک ایک صفحہ میں پیش پیش نسخے نظر

آئیے۔ یقیناً سخت احسان فراموشی ہوتی اگر حضرت عم محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں
 کو اس شاعت میں نظر انداز کر دیا جاتا۔ اسلئے جو شان اور طبقہ پہلی اشاعت کا تھا
 باوجودیکہ وہ ایک حد تک اب متروک ہو گیا ہو لیکن نہ صرف اسلاف کی یاد قائم رکھنے
 بلکہ زیادتی تحقیق کیلئے اسی کو قائم رکھا گیا اس قابل عزت کتاب کی ہیبت و عظمت
 کو نظر رکھتے ہوئے یہ خیال غلط نہیں ہے کہ صورت موجودہ سے زیادہ اسکو صورتاً و معناً
 شاندار بنایا جاسکتا تھا یعنی مفید حواشی اور کارآمد نوٹ حضرت مصنف کی
 سوانح عمری، نفس کتاب پر تبصرہ، ارض مطہرہ ہاشمہ کے تاریخی حالات، خود سلسلہ زنجیر
 کی مختصر تاریخ یہ چیزیں ایسی تھیں جو نہ صرف زمانہ موجودہ میں جبکہ اصول تصوف
 و سلوک سے ایک عام خبری ہو ضروری تھیں۔ بلکہ کتاب کو زیادہ نفع بخش بناتیں
 لیکن چونکہ اشاعت میں عجلت زیادہ تھی اسلئے ان چیزوں کو رسالہ ہذا کو اردو ترجمہ کیلئے
 چھوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ مکمل بن میر عزیز جناب مولانا صیغت اللہ صاحب شہید
 فرنگی محل مصروف ہیں اور جو انشاء اللہ جلد ملک کے سامنے پیش کیا جائیگا۔
 اس کتاب کی تصحیح میں بھی عزیز موصوف نے میری مدد کی ہے۔ اسلئے ناظرین
 کتاب سے توقع ہے کہ مطالعہ کے وقت عزیز موصوف کیلئے میری طرح و عائد
 فلاح دنیا و آخرت کو نہ بھولیں گے۔ فقط

ممتاز احمد رزاقی بانسوی

یہ کتاب غیر مسلم سودیشی اسٹور و کٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے قیمت ایک روپیہ
 مل سکتی ہے۔ تجارتی کتب کے ساتھ رعایت رکھی گئی۔ دیو کا بیچنا حریدارون کے لیے
 باعث رحمت ہے۔ اس لیے پیشگی قیمت ہی روانہ کرنا بہتر ہے۔

فهرست مضامین مناقب رزاقیه

| ردیف | مضمون | صفحه | ردیف | مضمون | صفحه |
|------|----------------------------------|------|------|--|------|
| ۱ | خطبه و مقدمه | ۱ | ۱۳ | ترک گیری به سبب خلل در شغال | ۲۳ |
| ۲ | تقسیم و اجزاء کتاب | ۲ | ۱۳ | شناختن سید محمد یوسف | ۲۴ |
| ۳ | وصول اول | ۳ | ۱۳ | سیر و سفر او و دست می درشتن | ۲۵ |
| ۴ | نسب شریف | ۴ | ۱۴ | مقدور آری از قوم هندود | ۲۶ |
| ۵ | وطن | ۵ | ۱۴ | تاثر از کلمه لطیف | ۲۷ |
| ۶ | تعلیم ابتدائی | ۶ | | وصول سیدوم | |
| ۷ | حلیه مبارک و فرمودات از حج آستان | ۷ | ۱۵ | شنیده آواز باقی خواه متوجه شنیداریه | ۲۸ |
| ۸ | حالات وقت وصال | ۸ | ۱۵ | تفصیل خواب حضرت امیر ابراهیم | ۲۹ |
| ۹ | ارشاد و تعلق صاحبزادگان | ۹ | ۱۶ | خبر دادن از شغال خود | ۳۰ |
| ۱۰ | طریقه قادری | ۱۰ | ۱۷ | ذکر دم کردن بسیم انداختن بر بدن | ۳۱ |
| ۱۱ | طریق دیگر | ۱۱ | ۱۸ | روزه و آشتن در سفر | ۳۲ |
| ۱۲ | طریق روحانیه | ۱۲ | ۱۹ | مسئله تمیم و الهام متعلق آن | ۳۳ |
| ۱۳ | وصول و حکیم | ۱۳ | ۲۰ | تمیز تعلق الهامات حضرت | ۳۴ |
| ۱۴ | ملاقات با شاه عنایت اندر | ۱۴ | ۲۱ | لازم نیست که الهام ولی مطابق قرآن باشد | ۳۵ |
| ۱۵ | جایگاه نوکرمی کردند | ۱۵ | ۲۲ | ان لایزین آنمواد علوا الصالحات می آیند | ۳۶ |
| ۱۶ | سخاوت | ۱۶ | ۲۳ | مواظبه عالمی بر احوال نماز | ۳۷ |
| ۱۷ | شجاعت | ۱۷ | ۲۴ | سرمد تمیز نماز | ۳۸ |
| ۱۸ | تواضع | ۱۸ | ۲۵ | واقع قضیب البیان موصلی | ۳۹ |
| ۱۹ | بعیت | ۱۹ | ۲۶ | شاه دوست محمد | ۴۰ |
| ۲۰ | چانه دمی بر پشت آپ است | ۲۰ | ۲۷ | ملکال الدین مسئله تاریخ | ۴۱ |
| ۲۱ | بیدار بودن در شب | ۲۱ | | وصول چهارم | |
| ۲۲ | تقبیل طعام | ۲۲ | ۲۹ | ملاقات با درویش کیمیا ساز | ۴۲ |
| ۲۳ | فرق اخلاق با فقر و ابله دنیا | ۲۳ | ۳۰ | مار التفات به اکسیر نیب | ۴۳ |
| ۲۴ | سپارش نکر و ن | ۲۴ | ۳۱ | الهام متعلق فرخ سیر و بادشاه | ۴۴ |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|------|--------------------------------------|------|-----------------------------------|------|
| ۴۲ | مسندہ سماع | ۳۱ | الہام و گیر متعلق پذیر اد | ۴۵ |
| ۴۳ | مستفیض شدن مرد و کنی | ۳۲ | حضرت عثمان اور دو قرآن شریف | ۴۶ |
| ۴۳ | سادت شریف بود کہ اکثر علی اصباح | ۳۲ | حضرت علی و در آن روز گرفت | ۴۷ |
| ۰ | در بیابان و بیشکهای رفتند | ۳۲ | ایمیر معاویہ و دیدن سرنگون | ۴۸ |
| ۴۴ | نفرت از قصصات و سرگذشت | ۳۲ | ابو بکر و برابر یکد ارشاد و دیدند | ۴۹ |
| ۰ | قاضی | ۳۲ | نیارت حضرت ابو بکر صدیق | ۵۰ |
| ۴۵ | نجات یافتن زنی آسیب زده | ۳۲ | ملا قاری و شی کہ ہمہ اندر سیگفت | ۵۱ |
| ۴۵ | عالم جن بخروک بودیے قیصر | ۳۲ | محمود و شہید را دیدند | ۵۲ |
| ۴۶ | قصہ تلیند مصنف | ۳۲ | قرء | ۵۳ |
| ۴۸ | می دیدند بدین حق می شنیدند سماع و سی | ۳۵ | آواز شنیدن از راز شیخ کالی | ۵۴ |
| ۴۹ | مستفیض شدن سینگے | ۳۵ | حناغ ام سیمات ابرار اند | ۵۵ |
| ۴۹ | آمدن مارے بہر سماع و کر | ۳۶ | مراعات نشاءات انسانی بہر س | ۵۶ |
| ۵۰ | مال شدن سمہ ہند و بچہ | ۰ | از عدم دے | ۰ |
| ۵۱ | بر آوردن زسنے از چاہ | ۳۷ | فرق قصاص و خون بھا | ۵۷ |
| ۵۱ | چادر را از میان کشیدند و ہم ادبہ | ۳۸ | در کین بودند چاعت اعدا و | ۵۸ |
| ۰ | طور مانند | ۰ | آخر کار خاصر شدن | ۰ |
| ۵۲ | فرق معجزہ و کرامت | ۷۱ | وصلت خیم | ۰ |
| ۵۲ | پیچہات طعام اطلاع می یافت | ۳۹ | زندہ کردن گاویش | ۵۹ |
| ۵۴ | انشاء در از شخصہ از قوم ملائکہ | ۴۰ | نتاثر شدن قزاقی | ۶۰ |
| ۵۵ | قصیدہ حضرت سید شاہ رودی و حمد جناب | ۴۱ | باز متغیر شدن حالات دے | ۶۱ |
| ۵۶ | قصیدہ حکیم معصوم علیہ صبا حب | ۴۲ | حضرت محمد اسحاق خان | ۶۲ |



بسم الله الرحمن الرحيم

الباقية

انهم قالوا حسن

الغنية

الغنية

الحمد لله الذي رزق الارواح والاشباح الخلاق للموجودات جميعا بالحكمة البالغة الباعثة
 والصلوة والسلام على سيد العالم باخلق بالاخلاق الالهية الشريفة الباقية فضل الرسل
 والانبياء بما لا يكتفى له لا عالم الغيب الشهادة وعلى متقية من الال في الاصحاب والى العباد وعلى
 من تمهم بالاحسان بالمعرفة والعبادة وتبعد فيقول ترايا قدام الفضة القادسية كثرهم الله تعالى
 وعز وجل ما تجلى الحق على قلوب الاولياء وترقى العرفاء واصفيا نظام الدين محمد
 بن قطب العلماء ومركز دائرة المعارف الربانية والاسرار الالهية قطب الدين السهالي
 مؤيد او الانصارى تحتد انه اذ قد سعد معارج العبادة وسعد حدة تحصيل انقياد للشخ
 قدوة الاولياء وعمدة العرفاء حاوى المعارف الالهية جامع الاسرار الربانية قطب
 السيد عبد الرزاق مد الله تعالى ظله الطليل على الخلق والخلق والخلق والخلق والخلق
 على سيرة ان يكتب بعض حوائد الجليلية ففهم العزم والى الله الملك والى الله الملك والى الله الملك
 ان يهدي الله تعالى سيرة صحبة العلية الى ما شئى وان يكون هذه الرسالة ذخرا وهدى

| | | |
|--------------------------|---------------------------|--------------------------|
| اليوم العترة | فيا رب يا نخل الجيب محمد | فيا رب يا نخل الجيب محمد |
| اننا مع الاجاب وبتك انتى | اليها قلوب الاولياء تسارع | فيا رب يا نخل الجيب محمد |

و بعد ک موید و عفو ک واسع آئی افض علی انوار عطوفه الشیخ الاجل افاضتہ بعد افاضتہ

واكرمني بتلاؤك الي فيضه تلاؤا بعد تلاؤوا وحيني والقلب في ذكره واقتني في الوقت الموعود
والروح يقظان بطلالعته جماله واحشرنى والسورة تحيى بشاهدة ذاته وادخلنى في الدارين
في زمرة احبائه علم وفقال الله تعالى خير ان محاسن شيخنا الكامل غير عديدة ومناقبه غير متناهية
وكراماته وى لا تحصى ست ومقالات وى ازالكناه بيرون ست ايس بنده وكراماته كثرين

از خدمت جناب پاک است و شمه از مذاق اولیاء اللہ تعالیٰ که مشامش بهره ور شده است
و در دست از اندازه و احصای مدائح و عطیات الهی و موهبات ربانی نامتناهی که در باب
مطلق بقلب حضرت شیخ قدس سرہ الاصفی روزی نموده بفضله و کمال کریمه
از آنجا که تویی هر نظر گزینده بقدر زینش خود هر کسی کند ادراک بد لکن بقدر طاقت خود

احصاء آنچه دیده و از زبان مبارک شنیده و از یاران محترمین دریافت و درین اوراق تجرید
می آرد و بواسطه الهادی الی سبیل الرشاد و هو المیثبات لا قدر ام عبادہ علی مالیک و البعد
لا یلیق و علم ایها الطالب لشائق الی جناب الحق تعالی و احبابہ رضوان اللہ تعالی علیہم
سنتیہا مناقب تراقیہ ترجمتها علی خمسة و صول السهل علیک الاستخراج و صل
اول در بیان نسب حلیہ مبارک و وطن و احوال و وفات و سلسلہ اشخاص طریقیہ

بہارِ حیات

وَمَقَامَاتِهِ

کتابخانه

خاوندان خجاست
و از شمه ما ذات
و دلیا و شیرمش
پیرانند شده
است -

اقدام

فی سیمینہ
ور سیمینہ

ہندی زبان و ادب

تشریف
تشریف

من اورانی میزاج

١٠

صلى الله عليه وسلم

اولاً بالفاظ حروف و نقوش خطیه و بعد از اعتقاد بقرآن و لایزال نقوش بر الفاظ خود با و طریق
ولایت بر میانیش آشنائی گنایند و حضرت قدس سره الاصفی بمرتبه تامه که مقصود از تعویذ باشد
مانوس نقشه دانی اجماعاً آشنائی یافته باشد بعد از آن این تعلیم و تعلیم از میان رفت قبل از حصول
بلکه بعالم فسیان رفته باشد و بالفعل از ولایت نقوش عربیه و فارسیه مناسبت یافته باشد
حکیمه مبارکه حضرت شیخ قدس سره الاصفی طویل قامت بودند با فراط بلکه بطوریکه در حکیمه
مبارک حضرت نبوت صلی الله علیه و سلم و علی آله الکرام الطاهرین یعنی از قد و متوسله طویل
از قصیر باشد و آینه الطول یعنی گندمی که مائل بر میان چپشی باشد و چشم مبارک مناسب بود
و سرگز اثری از صفت نبود و سواد لاون محب در آخر سن بسبب ایضت که مورثا گری
دماغ باشد که چشم جانب عین رفته انینیت از میان رفته راه خود گرفت و بینی مبارک بزرگ
و طویل آیند طبع داشت یعنی متوسط و دلمان مبارک کلان بود و متکلم صحت و قدر فرج
ریان دندانها از خاطر رفته و کجیه مبارک طویل شروع و کیفیت مطبوع و اندکی از نو آسپاه و کجیه
و شی سفید نورانی و سن شریف و قریب بود و ظاهر او کم بود و قد لقی الله تعالی یوم الاربعاء
السادس من شوال من السنه السائت و الثلثین بعد الالف المائت من السنین الهجره
المقدسه و دفن بروقه فی مشرق القریه بانسه قریه منهاجه و آن و ضه الحال نهایت
دلپذیرست و عشاق الهی را سکون بسیار می بخشید و شاغل با ذکر ظاهریه و باطنیه را
چسبیدگی و کیسوی و ذکر حبیب بسیار میداد زیارت گاه جمله خلق آن نواحی است زیارت
به و کاتبه و در وقت ارتحال حاضر نبود و روز و مریده از مردم که حاضر بود قدس سره
نستند شنیده که پیش از آن از مرض نفخ شکم و دلج مبتلا شد بعد از آن مرتفع شد و از ابتدا

5

25

[illegible]

—

۹

20

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

فانما انظر اليه
في الخصال
التي هي عليه

والا انا

رسانیده

بعضی رسانند که در حق صاحبزاده والا چیزی فرمایند فرمودند استقامت نمایند و
 هرگز قصد تحصیل معاش بجانب مرا و اعمال نکنند همه خوب خواهد شد آنچه از پیوسته خود بن
 رسانیده بوی نموده ام بوی مشغول باشد انشاء الله تعالی نافع خواهد شد مرضی حق تعالی خواهد شد
 بلکه به یاران طالب حق تعالی بگویند که هر پنج آنها را او یافته بچه دهد که شش فیض آتی
 خواهد شد انشاء الله تعالی بعد از آن آن خلص صادق بعضی رسانند که وجه گدازان ندارند چنانچه
 استقامت نمایند فرمود که من که در خانه نشسته بپزی مدد معاش نداشته بودم و در آن مطلق
 رزق رساند بطوریکه از دیگران مواسات کرده شد این چند کلمات در میان آمد بعد از آن
 بجانب خود شده و بعد ساعتی مآتی بحق شد قدس سره العزیز حق تعالی از برکات
 وی مامریان را بهره مند گردانند قدس سره الاصفی هدانا بقسطه الا انی فهم شنیده شد
 که بعضی از کارا را شاد فرمود که از درد وی بسط رزق و وجه معاش شود حضرت قدس سره الا
 و در ترقیه قادری بود و در بیعت بجانب قدس عشاق و اصلمان بحق مستغرق به باب احد
 مطلق سیاح بحر حقیقت و تیار راه طریقت قطب وقت یسیر سید عبدالصمد مد ظله العالی خدا نما
 نموده مزار مبارک وی در احمد آباد گجرات یزار و تیسرک به و تیسرک بجانب شاه شیخ اسلام هدایت الله
 خدا نما قادری بیعت کرده و اجازت گرفت ظاهر در خطه عربت فون ست و وی بجانب شیخ
 المشایخ الکبار عارف کامل فاده موجدان و صلمان شاه حسین خاں مناقس سره و برهان پویه
 مرقه مبارک از دیزار و تیسرک به و وی المشایخ اسلام قطب وقت شاه امان الله مانی رحمه الله تعالی و وی
 المشایخ الاسلام بشاه ابایم بکری می پیوندد و وی المشایخ اسلام شاه ابراهیم ملتانی و وی المشایخ
 اسلام میلان سید بخش فرید بکری و وی المشایخ اسلام شاه جلال و وی المشایخ اسلام سید محمد
 و وی المشایخ اسلام بشاه الدین و وی المشایخ اسلام ابوالباس و وی المشایخ اسلام سید حسن

شیخ الاسلام

شاه هدایت الله

الاسلام

بشاه
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام

الاسلام

رضی الله تعالی عنه ووصی به پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه
 ووصی به پدر بزرگوار سید شهید اقره عین سید النساء فاطمه زهرا ابن امیر المومنین سید الانبیاء
 و المرسلین حضرت امام حسین رضی الله تعالی عنه ووصی به پدر بزرگوار حضرت امیر المومنین
 صاحب سؤل الله صلی الله علیه وسلم علی آله و صحابه وسلم و بطریق روحانیت که در این
 طریق اویسیه میگنید اجازت از جانب خواجۀ بزرگ حضرت خواجۀ معین الدین چشتی
 رضی الله تعالی عنه چنانچه در قصبه موهان به قریبی نزول فرمود و مردم آنجا عقیدت
 بسیار دارند و اکثری از سادات و غیره عقد بیعت دارند شخصی تنی مبايعت نمود
 و بعضی رساند قبول فرمود و آن مرید صادق گفت من گرویدگی بخاندان چشت
 دارم هر چند همه خانواده با حق اند و بزرگند لیکن عقیدت باین خانواده گرفته پس آنحضرت
 فی الجمله سکت فرموده گفتند که بحضرت خواجۀ بزرگ ملاقات منوی شد اجازت فرمود
 پس آن شخص مرید در طریق چشت شد و شجره که دایم شاخ کرام نبوشت و دیگر آن بزرگست
 نویسانده باین طریق که آنی بحرمت راز و نیاز یک فقیر عبد الرزاق بود و دایم بحرمت
 راز و نیاز یک خواجۀ بزرگ شیخ اسلام خواجۀ معین الدین چشتی رضی الله تعالی عنه بود و در آن
 آخره مریدین اعتبار را که طریق چشتی شمارند و در خواجۀ بود که در قصبه موهان نزول فرمود
 بود مردم اراده بیعت آوردند حضرت قدس سره در خطره آوردند که این قصبه ولایت
 شیخ احمد عبدالحق است رضی الله تعالی و مزار مبارک در آن قصبه است یزید و تیرک به
 فی الحال نقای معنوی بروح مبارک شان شد آثار اجازت و رضا الایح شدن گرفت
 و صل و نیم حضرت قدس سره العزیز در ایام طفولیت بقصبه موهان متوجه شد و آنجا
 به تحصیل علم همراه یک خادم معاون ظاهر اید پدر بزرگوار همراه کرده بود در آشنائی راه ماندگی

و بطریق روحانیت

السلام و تیرک

تعالی عنه

و صل و نیم

گرفت در جانی نشست و خادم گفت که درین نواحی و بی سست که بعضی اقارب من اینجا
 می باشند شما در اینجا باشند من بآن ده میروم از اقا رنج و ملاقات نمودن چیزی براس
 خورش می آم و رفت چندی توقف شد چون ایام خرد سالی بود از تنهائی در راه غریب
 غمگین شدن گرفت درین اثنا درویشی حسن البیته و بی البیته نامش عنایت الله بود و پیر
 شد گفت سبب گریستن چیست از سبب آنچه طاری بود گفت درویش فرمود مقصد کجا
 گفت ردولی گفت باما بیا خواهم رساند بر فاقش قصد مقصد نمود آن درویش فرمود که
 در دست کتاب چیست گفت یوسف زلیخا یعنی نظم ملا عبد الرحمن جامی رحمه الله علیه در قصه
 حضرت یوسف علیه السلام و علی بنینا و آله و زلیخا و همما الله تعالی گفت ترا چه کار از نیکو
 بچه حال بود و زلیخا چه حال است القصه در نواحی ردولی رسیدند و سایه درختی نزد
 آوردند چون وقت مغرب رسید نماز گذارد و تا عشا مشغول برت خود شد حضرت شیخ
 میفرماید چنان متوجه بجناب و ودعی بود که از خود غائب شد محض رمی ماند و دیگر
 یاد دارم که فرمود که مطابق قامت مبارک می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس
 العزیزی گفت که شنید که با سمان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سره العزیزی تغییر شد
 و ترس خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصله چند قدم از اینجا نشست
 بعد از آن نور کم شدن گرفت تا اینکه صورت شخصیه جسمیه پیدا شد پس حضرت قدس
 العزیزی زوکیای مدور و درویش طلبید در آن نواحی حوضی بود از اینجا آورده و چیز
 در آن حل نمود خورد و بقیه را بر حضرت عطا نمود و بعد از آن در آن حال متغیر شد از این حالت
 دل سرگشت پیش گفت ما را همراه خود گیر گفت تو خرد سالی ای برین تو در بخشش
 چه طوری همراه بر من پس از آن مردم که در آن نواحی بود طعام آوردند و حضرت اجازت نمود

در این نواحی و بی سست که بعضی اقارب من اینجا
 می باشند شما در اینجا باشند من بآن ده میروم از اقا رنج و ملاقات نمودن چیزی براس
 خورش می آم و رفت چندی توقف شد چون ایام خرد سالی بود از تنهائی در راه غریب
 غمگین شدن گرفت درین اثنا درویشی حسن البیته و بی البیته نامش عنایت الله بود و پیر
 شد گفت سبب گریستن چیست از سبب آنچه طاری بود گفت درویش فرمود مقصد کجا
 گفت ردولی گفت باما بیا خواهم رساند بر فاقش قصد مقصد نمود آن درویش فرمود که
 در دست کتاب چیست گفت یوسف زلیخا یعنی نظم ملا عبد الرحمن جامی رحمه الله علیه در قصه
 حضرت یوسف علیه السلام و علی بنینا و آله و زلیخا و همما الله تعالی گفت ترا چه کار از نیکو
 بچه حال بود و زلیخا چه حال است القصه در نواحی ردولی رسیدند و سایه درختی نزد
 آوردند چون وقت مغرب رسید نماز گذارد و تا عشا مشغول برت خود شد حضرت شیخ
 میفرماید چنان متوجه بجناب و ودعی بود که از خود غائب شد محض رمی ماند و دیگر
 یاد دارم که فرمود که مطابق قامت مبارک می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس
 العزیزی گفت که شنید که با سمان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سره العزیزی تغییر شد
 و ترس خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصله چند قدم از اینجا نشست
 بعد از آن نور کم شدن گرفت تا اینکه صورت شخصیه جسمیه پیدا شد پس حضرت قدس
 العزیزی زوکیای مدور و درویش طلبید در آن نواحی حوضی بود از اینجا آورده و چیز
 در آن حل نمود خورد و بقیه را بر حضرت عطا نمود و بعد از آن در آن حال متغیر شد از این حالت
 دل سرگشت پیش گفت ما را همراه خود گیر گفت تو خرد سالی ای برین تو در بخشش
 چه طوری همراه بر من پس از آن مردم که در آن نواحی بود طعام آوردند و حضرت اجازت نمود

نمود حضرت فرمود شما هم بخورید گفت اگر بپر کردن رودهای خود استم چرا نزول بیرون شهر
می کردم و نخوردایم البته سر ما بود پوششش خود بچهره داد و حضرت پوشید خنجر
چون بآخر شب بیدار شدند در پیش است و نه پوششش پوششش خود را گرفته راهی شد
بنده از حضرت قدس سره العزیز پرسیدم که حالا آن درویش کجاست فرمود و الله اعلم بعد
لحظه گفت که در خطه عرب فوت کرده علیه الرحمة چون روزی پیدا شد آن رفیق که از راه جدا
شده بود آمد همراه وی شد مراجعت بخانه نمود چندی گذشت چون ایام تکلیف رسید
از حوائج زمان از اشتغال کتاب ماند و چون وجه اسباب داشت در ضیق بود قصد
نوگری کرده جای نوگری می کرد و از علوفه بجا جت ضروری خود و حوائج من علیها
می پرداخت و سخا بسیار داشت هر چه در وجه علوفه می یافت از برخی از آن بکوی می برد
و از برخی از آن بفقرا و اسات میگرد و بلکه از بیشتر اسات میگرد همچنین میگرد و شیعیان
بارش داشت هرگز نمی ترسید مائیل وی کیاب بود در نواحی و کن پیش عالمی از همان بادشاهی
نوگر بود روزی پیش وی یادگیر نوکران از سپاه نشسته بود یکی از اهل قلم دی گفت که تنقید
سپاه نشسته کسی نیست که از فلان تهر در برابر شخصی که تهر داشت گفت که من میر
دونی را می آرم و برخاست و گفت سید عبدالرزاق رفیق میشوی گفت میشوم تهر و
برخاست و پیش آن تهر و نشسته و گلوش گرفتند و سلامی که داشت از پیش وی گرفته و
گلوش مصق ساختند آن تهر و مضطرب شد سپاه وی کرد اگر میگردیدند لیکن جرأت نداشت
یا قند و آن زمیندار تهر و گفت شما باد و رشوید ما را می کشند پس آن مدن شما را لا ینفع ست پس
تا فائز ز در اقلیل و او اهل قلم آن عالمی مدد در آنچه نشان خواطر آنها بود و کرد پس
ایشان فرمودند عالا هیچ وجه شبهه در رسید ز نیست بگذارد بگذارد و از وی بر شدند

بعضی
نمودند

دور
چنان
نمودند

می فرمودند

نمودند
چنان

بیدار

کله

گلوش

وزیر

ایشان

پرسیدند

و گفتند که مایان میریم در سپاه شما هر کسی داعیه شجاعت داشته باشد هر چند یا بآن وقت
 نرسیم و حضرت می فرمود که هرگز در آنوقت بیم و ترس بوجهی نبود کسی قوت و قدرت
 نیافت و همچنین حوادث بسیارست و تواضع بسیار داشت و فقر از هر قسم در آره
 خانقاه نزول میکرد و از ضروریات از طعام و غیره مرفه می شدند و چند روز اقامت
 می کردند و زنازل بود هر روز همان بودند ازین سبب مقروض بسیار شد اگر فقر
 بست و بجاه و یا زیاده می آمدند غله میدادند با اسبای فتن هر قدر که می طلبیدند
 می یافتند اکثری از آنها قوم ملائمه هستند که مرکب خلاف شرع سخنها و لاطائل میکنند
 هرگز چیزی نمی گفت و پاداش نمی داد بوقت مناسب فتن و لین نصیحت میکرد بعضی
 از آنها در آنوقت تنگ میشدند و در عالم توکری در بده احدی آباد بکرات بود شخصی گفت
 که در اینجا در پیشی است که مردم در حق حسن ظن دارند و خدا نافرمانی میکنند بوسیله
 بوسیله گفتیم گفت بسیار خوب لقد تمتعنا ذو عورت پیش پیش حضرت قطب قدس عرفا
 حضرت سید عبدالصمد علیه الرحمة رسیدند و درخواست بیعت نمود و قبول فرمود و از
 اذکار ارشاد فرمود در بکرات چند ماه ظاهر از چار زیاده نباشد اقامت داشتند
 و چند ساعت در شب یار و زار سعادت نقای خمسه شیخ بزرگوار خود بهرند میشد
 بعد از آن بمقام میرفت و در آخر شب بزرگ مشغول می بود و در روز از خلق کنار
 میگرفت شخصی بجناب حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمة عرض رساند که سید
 عبدالرزاق را در خلوت پناه فرما فرمود و چله دی بر پشت اسب است چون میر صاحب
 قدس سره العزیز واقف سرفقه بود و زبان مبارک انامی قوی است بکرات آبی
 بر پشت اسب و کار شد که با و لیا می گشت و خلوت میشود و از جناب حضرت میر صاحب

که داعیه
 ط باشد
 که مایان

بسیار

بسیار
 که مایان
 می شد

و بوقت

حق دی

بسیار
 که مایان

قطب قدس

و از

فرمودند

چند

بمقام خود

بسیار

که مایان

بسیار

که مایان

بسیار

که مایان

قدس سره العزیز اجازت سیر جانبی شد پس از احمد آباد متوجه شوشی گشت چندی در نوکری
 و خدمت فقرا گذرانید بعد از آن از روحانیت حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمۃ اجازت
 اقامت در وطن ترک نوکری دریافت بوطن آمد و اقامت گرفت و از اخلاق مضیه
 شرعی بیدار بودن در شب بگر قلیل و میگفت مردم را مقدار پاس شب یعنی ربع کفایت
 دارد و خودش از پاس شب کمتر می خسپید گر اینکه عارضی پیدا آمد و یاران را موکد به
 بیداری می شد و از طلبه حق کسی که بسیاری خسپید رهنی نمی شد و موکد می ساخت
 که شب چیزی نخورند و در روز اندک تا احیائے لیل و ذکر که سوره نچلو معده می گیرند و تنگ
 صورت یابد و خودش سیر نمی خورد و هر وقتیکه میخورد و گرسنگی باقی داشت اگر آنقدر باز
 خورد جاییش بود بلکه اگر زیاده از آن خورد جاییش هم داشت و در رمضان مبارک
 بروزه تا یکدی می فرمود و در تغلیل طعام در وقت افطار بمبالغه داشت و منع از طعام
 در شب نهاده بود که تغلیل طعام بعد از افطار چنانچه باینمیکردند و از اخلاق مضیه آن
 بود که اگر فقره که ظاهر سیاهی آنها عشق الهی است همان می شد طعام مابین یمن و شے
 مینامد و محلی بالطبع می کرد بمبالغه در خوردن نمی کرد و می گفت هرگاه در ویش است و
 سیاهی وی سیاهی طالب حق است تعالی بسیار خورد و پر ساختن شکم در حق شے بهر حال
 و کم خوردن تر یا ق مجرب که بمبالغه کرده که فلان چیز بخورد یک لقمه دیگر و سیر تا به گفته بنده
 بسیر خوردن مشغول باشد پس بوی ضرر عظیم پیدا آید و اگر از انبای دنیا همان عیش و شغفت
 می فرمود و تا کیدات در خوردن و بمبالغه نمود شاید که در مجلس بیگانه شرمش گیرد و گرسنه ماند
 و خوف ضرر در حق وی نیست چه تمام شب می خسپد اگر نمی خسپد بجز با مشغول میباشد
 که محمود نیست و از اخلاق مضیه آن بود که شغفت بر سلطان بسیار می کرد و بظلمت از

نسبی

اخلاق

را بگوید

باید

اخلاق

و بمبالغه

خوردن

بخورد بگفته

بباید

اخلاق

اخلاق مرضیه آن بود که سپارش اهل خصوصیت پیش قضات و غیره نیکو و بلکه سپارش
 امور دنیاوی و دنیه نیکو چنانچه بعضی قاری بی آمدند در خواست سپارش بقاضی که آن مردی
 بود میداشت و جرأت نمی یافت که بعضی ساند از یاران خواست که بعضی ساند خطی حاصل
 نمایند درین اثنا بودیم که از اندرون آمد و بی تقریب گفت که من سپارش بقاضی شکتم هرچند
 که جگر گوشه من باشد بعضی از مردان متعجب بودند بعد ساعتی معلوم شد که فلان
 شخص درخواست داشت و در ابتدا حاضر و از اخلاق مرضیه آن بود که هر جا که نوکری
 می کرد اگر غفل فی الجمله در اشتغال با اشتغال خود می یافت نوکری گذاشته جان دیگر گرفت
 و از همه کس احوال خود را پوشیده و کسی که پیش وی نوکری بود مطلع میشد بر مالش
 نوکری می گذاشت و علفه خود می گرفت و هر چند بتواضع در پیش می آمد قبول نمی نمود
 این را و اوقات ست از آنجمله نیست که پیش سید محمد یوسف که از خلفای شیخ غلام علی
 که مشهور بشاه مجاست نوکری بود روزی در مجلسی بمقام خود نشست بود در ویسته آمدی
 مگر بیت و از راه تعجب گفت که بی ای باز بر طعمه فرد آمدی شاه یوسف متوجه شد
 پس از آن خلوت خواست و طلبیده و از احوال پرسید اخفا نمود بعد از آن برخاست و
 نوکری گذاشت شاه یوسف بمالعه نمودند فرمود مقام نوکری نماند شما بتواضع در پیش
 می آید که بنوکران نمی کنند و آن اخلاق مرضیه آن بود که در خانه بشب بیامری بود و در
 روز در صحرای فضا و نظر داشته باشد و یاد سایه درخت که مطبوع باشد و یا کنار بوی و
 یا حوضی دور از عمارت و مردم میرفت و در آنجا از صبح تا ظهر می بود و وضو ساخته نماز میکرد
 و آنرا آبی چنان تابیدن گرفته که بیانش در قید قلم نمی آنجند و آن خصال مرضیه آن
 بود که بیکر و سفر را دوست میداشت چنانچه از خانه مبارک ببلده نکند که از ده فرسنگ

مخالف

بقاضی
میداشت

من درین
دورین

اخلاق

پوشیده میشد
و اگر کسی

از آنجا

بسیار

مقام

درین

مقدمه

درین

درین

دو باری آمد و گاهی سه بار و از درویشان همه کس ملاقات می کرد و اگر کلامی لطیف می شنید غرضها میکرد و سرت تمام لایح میث چنانچه در سیر بر آله آباد بر اهلی از قوم هندو هند ملاقات کرد و وی مسافر بجام بقا بود و طالب خاص خود گفت که چیزی من بیدارم و از تو دانه همه یاران پنهان کروم حالا بتومی نایم اشارت با کسیری نمود که از وی بعضی جساد زنده میشود آن طالب گفت که من که تو سل بتو گرفتیم نه باین چنین مردنی بلکه بهرام عظمی که جل و علا این بهمت می بار بار زبان می آورد سر و بر چین بودید میکشید کلام لطیف از هر کرمی شنیدی متغیری شد چنانچه شخصی روایت نمود که شیخ محمدی رحمه الله تعالی بشاه مرتضی شوپتی که شیخ قوم لایقه است ملاقات کرد شاه مرتضی بوی پیاله پر از مسکه شراب بود و او شیخ محمدی را بنمود شاه مرتضی گفت مصرع بر زبان نمری بدل ذکر خدا و شیخ محمدی گفت مصرع بر زبان عطرے بدل ذکر خدا و این حکایت را شیخ بر زبان می آورد و حسن بدیهه جواب شیخ را تحسین می نمود و اینچنین واقعات را واقعات بسیار است از احاطه خامه بیرون است و از تزییر بسیار زنا خوشی داشت کسی روایت نمود که پیش شیخ پیر محمد سلونی تقریب سرود بود و اشعار هندی انشادی کردند صوفیان بوجه آمدند شیخ محمدی رحمه الله رسید بعد از آنکه صوفیان نشستند شیخ چند آیت بالحن خواند کسی بوجه ایستاد شیخ گفت عجب است از سماع قرآن بر کسی حال متغیر نشد و از اشعار هندی که مضمونش باین مضمون بعدی تمام دارد و متغیر شدند باین بسیار راضی شد و از عنایت الهی بتوجه پیران بزرگواران چنان حقانی بروی لایح شد که از طوق بیان بیرون است و فنا و بقا باشد گویا جبلت داشت و مرتبه حجج اکبر حجج تفرقه چنانچه بصحای به کمال بود و طبیعت کشته بود و از آثار وی در همه اوقات شمع انسان

۱۰

سہ ماہی

نسک
بیسویں

25

30

1924

مجلس

...

میں نے

2

100

10

6

10

10

010

100

۱۰۰

50

١٢٠

2

施

15

لے وقت

تفہیم پس

طہ ان
برست

1

که در لسان این قوم آواز یافت می گویند بود و خواه متوجه شود یا نشود ازین راه حصائی
 این متعذر است و در هر ساعت همین بود که یار لای احاطه چون متوجه باین مهمات
 نمی شد محض نظر به مجنوب داشت هم یاد نمی داشت بنده از آن که ذهن تذکر نماید
 در تحریری آرد پس بشنوا از آنجمله نیست که روزی بنده در گاه دیاران و در مجلس
 حاضر بودیم که فرمود در زمان پیشین پیر دستگیر میر سید عبدالصمد علیه الرحمة را دیدم که
 می فرمایند که امروز دو شنبه باشد از سخن حیات دنیا خلاصی یافتیم و بقای حبیب
 پیوسته و بعضی یاران از کجرات آمدند نشان دادند که بر دو شنبه وصال بود گفت
 من متحیرم که در کشف خطا رفته باشد و این محض در دنیا بدیده گفتم معامله اولیا تفسیر است
 فرمود آری معامله اولیا تاویل پذیر است چنانچه ابراهیم خلیل الله صلوٰت الله تعالی علیه
 و علیٰ نبینا و آلہ الطاهرین را بود چون این مجلس بود بنده گفتم که خلیل الله علیه الصلوٰة و علی
 نبینا و آلہ چه طور لاحق شده بود بعضی یاران گفتند که آن قصه را میدانی سوال از
 بهر حیثیت گفتم بهر اینکه زبان مبارک بود یا فرمایند در بصورت مصدق معامله و
 مکاشفه دیگران میشود و فرمود همین که دُنبه را بصورت این پد گفت که خبر میداد که در
 فصوص فتوحات مذکور است و پرسید این کدام کتاب است گفتم این هر دو کتاب از
 شیخ ابن عربی قدس سره الشریف است بدانکه حضرت ابراهیم در خواب دید که پسر خود را
 که اسحاق باشد فرج می کند و بعضی گویند که سمیع است علیه السلام و پسر این فرج اب
 و انمود پس گفت اسمع و الطاعة فافعل ما تؤمر بتجدنی انشاء الله من الصابرين چنانچه
 مشهور است و در قرآن مجید صرح است و بیخ پسر متوجه شد و چون خواست که کار در مجلس
 رساند بر عقوم دُنبه رساند و کار تمام کرد و علمائی روایت را از اهل سنت و علم تفسیر و حدیث

روز

پنجشنبه
که ۳ آبان

بنا که حضرت ابراهیم
 علیه السلام

و کار در
 و علمائی

گردان شریف در دل قرآن آهسته میخواند کسی نمیدانست حضرت قدس سره العزیز
 فرمود خبر میدادند که آن توبیخ را که حضرت محبس مستحضر بودند فاحصل از شان نزولش بود
 که حضرت فرمود که آن شریف قرآن مجید بوجه نیک خوانده باشد و از انجمله نیست
 که بنده در گاه از آزار قرصه متلا بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن
 در آن هنگام استیلا گرفته که رنجش مجدی بود که نطق عبارت و میدان تحریر بسیار
 تنگ است آثار ترجمه را حضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر میداد
 که بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَنْتَ
 أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ خوانده بر سر دست هر دو دست دراز کرده چنانچه در حالت عبادت
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ و مدبر و مالدار از ذوق تائیشانی و از انجا مالیده بر سینه
 و زانو و ساق تا هر دو پا دست راست بر ساق راست و دست چپ بر ساق چپ کشد
 و زانو نشسته بجانب قبله با وضو و یا تیمم انشاء الله تعالی صحت خواهد شد ظاهر ابرام فرمود
 دیگر امراض جسمانی را دفع است بلکه و روش امراض نفسانی را هم و بنده در گاه
 عقب هر نماز فرض از فرائض پنجگانه بعد فراغ سنت وی چیل یک ول درود
 و آخر انچنان کرده بعنایت الهی از ان شدت غیر متوقع الحفنة خلاص یافته قرین لایح
 قایم شده الحمد لله علی ذلک و از انجمله نیست که در ماه رمضان مبارک که در
 ایام گرما بود در هنگام برسات که گرمی در آن هنگام در ملک هندوستان زیاده از حد
 میشود مردمی از جانی آمده که چند شبانه روز راه داشت روزه دار آمد و حضرت
 صاحب قدس سره العزیز لایح همت وی بودند بنده را بخوبی از تحریر یاد شد چه شیخ

در آن هنگام
 استیلا گرفته
 که رنجش
 مجدی بود
 که نطق
 عبارت و
 میدان
 تحریر بسیار
 تنگ است

در آن هنگام
 استیلا گرفته
 که رنجش
 مجدی بود
 که نطق
 عبارت و
 میدان
 تحریر بسیار
 تنگ است

در آن هنگام
 استیلا گرفته
 که رنجش
 مجدی بود
 که نطق
 عبارت و
 میدان
 تحریر بسیار
 تنگ است

در آن هنگام
 استیلا گرفته
 که رنجش
 مجدی بود
 که نطق
 عبارت و
 میدان
 تحریر بسیار
 تنگ است

ابن عربی قدس سره در فتوحات میفرماید که مسافر را روزه منفع است بلکه واجبست
 که افطار نماید و حضرت شیخ قدس سره العزیز میفرمود وی نماید بعرض رساندم که آیا
 روزه بهترست مسافر را فرمود خبر میدهد که افعال ناشنیعه نیست و گفت معنی این چیست
 گفتم آنچه مقصود حضرت است اینست که آواز حسن است ولیکن ترجمه مطابق الفاظ است
 که شنیعه است از راه یافت گفت که عجب چه است فی الفور گفت که خبرت دهم که روزه
 قبیحه نیست باز گفت خبر میدهد که روزه بهترین چیز است بدانکه حضرت شیخ چون اُتی
 بود بیشتر آیات و احادیث و زبان عربی دیگری شنید و توانست به کلمه وی چنانچه
 هست و پیوسته می گفت چه کنم زبان یاری نمیدهد و در نه بخت صریح می شنوم و چون
 متعارف بعض مردم در شنیعه ناشنیعه است شنید شنیعه هست لغات آن دانست
 ازین راه در تعبیر همچنان آواز دهنده چون باین مستفید شد جزم نمود که اقسام شیخ
 ابن عربی قدس سره الاصفی ظاهر بقوت علم و نظر بوده باشد چه در اکثر جاد و فتوحات
 میفرماید ما وجدنا بطریق صحیح و لا یکشف و وجدنا و آله انجله انیست که شخصی از طلبه
 علم ظاهر او در حضرت بانسه آمد و از لقای نجسته بهره مند شد و یک روز زمانه توزیع
 خواست حضرت شیخ قدس سره العزیز فرمود اموالمانند بعضی رسانند ضرورتی و پیش
 آمده که رخصت ماندن نمیدهد حضرت شیخ قدس سره فرمود که ان کنتم حبا فاطموا
 چه معنی دارد شما طالب علمید بگوئید در دل وی ندامت روا آوردن گرفت و گفت
 معنیش معلوم کردم و رفت تهیه اسباب غسل نمود و ظاهر از خواست آمدن وی همین بود
 که بدون غسل نزد و آرا نجله انیست که در قصبه دیوی ملا شیخ پدری کسب فارسی بلام
 از علم ظاهری بهره داشته و در مدح و زهد پرداخته و می بسیار بزرگ خونی و بی بی

فایده

راه سخن

فهم

نست که ناشنیعه

بیان

و آرا نجله

ظاهر

و آرا نجله

راه یافت پیش حضرت قدس سره الاصفی آمد و گفت شما ترجمان حق هستید بفرمایید که
 عاقبت من چه طور خواهد بود و از مرده بخیریت خاتمه بهره مند گردانید حضرت قدس سره
 الاصفی فرمود این در اختیار من نیست شما عالمید همه خبردارید از راه تواضع فرمود بعد
 از آن گفت خبر میدهم که لا تموتون الا و انتم مسلمون ملا شیخ بدلی شاد شده
 بزودی برخواست و رفت باین ترس که از زبان مبارک چیزی دیگر نیاید و آنرا بکلمه
 ایست که در تیمم از بعض حاضرین پرسید که تیمم تا بند دست کفایت دارد یا نه چون
 درین نواحی مردم حنفی المذهب هستند چنانچه حضرت قدس سره الاصفی هم در اعمال
 حنفی بود گفتند که کفایت ندارد فرمود مرا معلوم میشود که کفایت دارد و یا گفت که خبر میدهم
 که کفایت دارد بعض طلبه علم چون عقیدت کلی بجناب عالی انداخته تکلم کردند که بچه طور کفایت
 کتب فقهیه بخلاف وی ناطق است بدانکه اختلاف است فقهارا که در تیمم استیفاء راع
 است یا نه بند دست کفایت دارد حضرت امام اعظم و صاحبیه رحمهم الله بر اول
 و امام شافعی بقول قدیم و جماعه بر ثانی و اکثر احادیث صحاح مؤید قول امام شافعی
 و غیره است و ظاهر ا فتوی حضرت شیخ ابن عربی قدس سره الاصفی همین است
 و شیخ حضرت شیخ چنانچه سری سقطی و حضرت غوث اعظم که عامل بذهب امام شافعی
 و یا احمد بن حنبل بر همین است پس تکلم بچه طور است و مع هذا امام مالک رحمه الله تعالی
 مرفوعه از روایت می کند که اختلفت اُمم و پیوسته پس احتمال دارد که حضرت قدس
 الاصفی که تمیم کفایت تا بند دست شده باین رحمت نبشتر شده بوده یا غوث الاول و کعبه
 قال الله اعلم و از آنجمله ایست که روزی یاران از حد زیاده بارید گرفت چنانچه
 مردم کهنه در عمر خود هانشان بچنین بارش نمی دهند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی

نایب

نایب

حضرت قدس سره
 کفایت دارد

اختلاف فقهارا
 است

و یا احمد بن حنبل
 بر همین است

و از جمله

در اندرون خانه بود شب ز نصف گذشته و آب در تمام ساحت خانه پر شده یکایک شسته
 قم در قول گفت که قوت قیام ندارم چه در آن روزها که بعد از یک و سال وی ازین
 عالم ارتحال گرفت و اعضای سافله قوت نداشت چنانچه از خود بر نیجاست باز شنید
 قم وی فرمود که چون بگردد دوشم شنیدم در خود یافته ام که کسی میکشد رخصت مانند بود و شنید
 پس آواز با و از بلند بگرات بمردم رساند که یا فلان و یا فلان مردم بیدار شدند بیدار بیدار بیدار
 و دیدند و حضرت قدس سره العزیز را گرفتند و بیرون خانه کردند خانه افتاد پیرین شدن
 همان او افتاد و خانه و آنرا بجملة امیت که در محفل شریف مردم نشسته بودند که فرمود
 خبر مید که یا ایها المرحوم فاما اللیل فرمود معنائش چیست گفته شد که ای پیغمبر خدا
 صلی الله علیه و علی آله ایستاده باش در شب در نماز یعنی نماز تهجد گفت خبر مید که این
 حکم همه کس است مخصوص پیغمبر خدا صلی الله علیه و علی آله و سلم نیست بچنین استجاب نماز تهجد
 بهماست بیشتر اما ما نیکنه حضرت شیخ قدس سره الاصفی رومی نمود اکثری از وی از
 الفاظ حدیث و قرآن بود بعض مردم بر مضمون آیات و احادیث مطابق شأن و دل
 فرمودی آرند این نیاید هرگز بلکه این الهام بحضرت شیخ قدس سره الاصفی است آیا
 و احادیث و وحی نبوی است صلی الله علیه و علی آله و سلم پس مراد از وی مطابق حال
 نبوی است و مراد از الهامات مطابق حال حضرت شیخ قدس سره الاصفی باشد هر چند در
 احتیاط پس مقصود از الهام یا ایها المرحوم بحضرت شیخ قدس سره الاصفی بر اینست
 بر اینی شب باشد بگردد آنرا که محل و علائق او بقیام نماز باشد خواه پنج و دیگر و رعایت
 که فرموده خبر مید که همه است و احتیاط دارد که تحریر بر قیام تهجد باشد و این هم
 بهمه تعلیق دارد و آنرا بجملة امیت که شخصی بپاوس مشرف شد بوقت و بلع فرمود که

گفته شد
 می شنید

کمتر
 مانند نیند

الاصفی

خانه افتاد

و آنرا بجملة

امیت

آدم و سلم

تشیخ الهام
 و الهامات بحضرت

الامام

بهما

بعلانی

در نماز

و آنرا بجملة

خبر میدهد که اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وی متفکر شد بعض یاران که واقف
 طور حجتی بودند گفتند محل تفکر نیست شاید مراد آن باشد که بخدا بخل و علما راجع باید شد
 بذكر و فکر قلبی نه فکر نظری که ارباب استدلال دارند و از آنجمله اینست که در ابتدا
 حال در بیرون شهر بود ظاهر و ادراک حجتی چون پدید آمدن کسب و کسب الله ما فی السموات و ما
 فی الارض چپ و راست نظر نمود کسی را نیافت بعد حجتی باز شنید که این الهام است
 آواز مردم نیست و از آنجمله اینست که هر طعام نشسته همین که طعام پیشش آمد
 شنید که حضاجر مشغول فرمود تا بنوز دست بر طعام ننهد ام این امری شود و بعد از آن
 قدری خورده چنانکه عادت داشت در تقلیل طعام و یا کم ازان و آیین واقعه بتکرار
 در مجاس واقع شده و از آنجمله اینست که فرمود خبر میدهد بَرَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ
 بکسریم بعض گفت که در قرآن مجید بفتح میم است بنده گفت که این وارده از الهام است
 چه لازم است که مطابق بلفظ قرآن مجید همه حبات باشد و مع هذا بعض قراءات
 همچنین است و احتمال دارد که چون عبارت عربیه چندان متعارف نیست ازین
 راه تفاوت کسوف رخ پوده باشد و از آنجمله اینست که فرمود که وَاذْكُرْ رَبَّكَ حَتَّى
 يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ بعض از قرائی حضار مجلس که از یاران جناب عالی نبودند که این
 خود در قرآن نیست و نه قراءت است فرمود بنه باشد همچنین شنیدم و دانستی که الهامات
 بروی مطابق الفاظ قرآن مجید لازم نیست و مقصود ازین الهام این است که طالب
 حق را لازم باشد که بذکر مشغول باشد تا امر ارباب یقین باور و نماید و این بر ظاهر است
 همچنین الهام سابق ارشاد بطلب حق است که رود با از طعام پُر ندارد چنانچه امر است
 و اقوال اولیا ناطق بوی است بلکه مجمع علیه همه است و اندرون از طعام خالی است

نسخه
 و از آنجمله

و از آنجمله
 خوردن طعام

و از آنجمله
 نشسته

و از آنجمله
 گفت

و از آنجمله
 گفت

و از آنجمله
 گفت

و از آنجمله
 گفت

تا روزی که معرفت بینی و همچنین الهام و اجتناب مستلزمین اشاره باینست که خبر دهد
در اسلام و انقیاد دارند تا از خود فانی شوند و باقی بالله باشند هر چند احتیاج این شرح
نیوده بهر استبعاد قاصران در تحریر آمده و از آنجمله اینست که فرمود خبر میدهد که در
بار او بیعت می آید همچون روزی پس وی آمد و بیعت نمود و بروز دیگر همچنین اینچنین
اخبارات را واقعات ست از آنجمله اینست که فرمود خبر میدهد که طالب حق می آید شخصی
آید طبیعت شریف اطمینان نیافت بلکه بحالت سابق متظر ماند بروز دیگر دیگری آمد باز
اطمینان نمی گرفت و خبر می شنود که طالب حق می آید همچنین چندی گذشت که مجمع کمالا
شاه محمد مقیم رسید و مشغول شد و دریافت که آن طالب حق بهینست بضایت آئی
بروے فتوحات آیت زود تر و نمود که حقتعالی همه طالب حق را نصیب کند و بجز آنکه
و آله الامجاد و صلوات الله تعالی علیه و علیهم اجمعین و از آنجمله اینست که بعضی از آن
چون از جای خود با قصد عقبه بوسی میگردند میفرمود در خانه که خبر میدهد که از آن
اُمَمُوا وَكَلِمَا الصَّالِحَاتِ می آیند خویش میگفت که فلان می آید و این را واقعات بسیار
ما بین حضار مجلس عالی متعارف شده بود که وقتیکه می فرمود انّ اللّٰهَ یُنَزِّلُ
الصّٰلِحَاتِ می آیند می گفتند که فلان و یا فلان می آید همچون روزی که روز و نیم می رسید
و لیکن این خبر وقتی می رسید که خبر عظمی متجاوز از منزل شده مسافر شد و یا عزم معمم نمود
حضرت شیخ قدس سره می فرمود وقتیکه میر محمد اسماعیل متوجه این صوب می شود خبر میدهد
که عالی نسب می آید و اگر فلان و فلان متوجه میشد خبر می شنود که انّ اللّٰهَ یُنَزِّلُ

اشارت
و آنچه
اینست
و آنچه
دیگر
حضرت شاه
ایست
ان لادن
و عیال
ی آیند
بیارست
حضرت
و دو نیم
می شود
سید عالی

از عیال و حشمت
و دو نیم می شود
سید عالی
و عیال و حشمت
و دو نیم می شود
سید عالی

وَعَلَّاهُ الصَّاحِبَاتِ مِی آید و از آنجمله اینست که وقتی بخانه نشسته بود فرمود که طبع میخواد که ملاکمال الدین برسد با یکدیگر متلافی بشویم بعد از آن گفت که فلان چنان تیر از کمان سخت می جمد میرسد همین تشدیدی سبب ظاهر طبعش اضطراب گرفت و بدن عزیت نمودن با نضوب رضی نمیشد و بزود و شتاب رسید و از آنجمله اینست که در وقت در قضیه ردولی نشسته بود مردم آنجا بملاقات بهره مند شدند شخصیکه بعلم ظاهر بهره داشت بقصد امر بعرف و مواخذه از اهمال تاز نمود حضرت شیخ قدس سره الاصفی در بعض اوقات از نماز توقف داشت و جواب گفت ما گنگه کاریم باز گفت باز فرمود گنگه کاریم شما مردی کلان که بفعل از شما مردم منتفع می شوند و هر کس را حاجت بمسئله باشد از شما پرسند و بطلب برسد هم درین اثنا بود که شنید خبر میداد اَنَا مُرَوَّنَ النَّاسِ بِاللَّهِ وَتَشَوُّنَ اَنْفُسُكُمْ و آنرا آن امر بعرف و فرمود معنیش چیست وی ازین حال در دل خود گرفتگی یافت و مردم دگر گفتند آنچه دیدید دیدید حال لا یگذرید بعض مردم پیش زبده ارباب علوم شرعیه و عمده اصحاب فنون نقلیه و عقلیه مرکز دایره اصلاح و وسیع قطب فلاح زهد و تقوی و بر سع و اوقف اسرار حقیقت شیخ غلام نقشبند قدس سره شکوه حضرت شیخ قدس سره در عدم تقید بنماز کرده شیخ غلام نقشبند در جواب گفت که قضیب البان موصلی که از مشاییر عر فادوی الاحرام ست از نماز تقید ندارند پیش از حضرت غوث اعظم رحمه الله تعالی شکوه وی نمودند حضرت غوث اعظم علیه السلام فرمود و هیچ گویند و پیوسته سر سجود دارد و سر عدم تقید بنماز بوجه تحقیق خوب یافته

و از آنجمله
باید که در این
صفت ملاکمال الدین
و از آنجمله

نماز
باید که در این
صفت ملاکمال الدین
و از آنجمله

نماز
باید که در این
صفت ملاکمال الدین
و از آنجمله

غلام نقشبند قدس سره
فرمود و هیچ گویند و پیوسته سر سجود دارد و سر عدم تقید بنماز بوجه تحقیق خوب یافته

جسد متعارف چه این نماز بان نماز نیست ندارد بعد معاوضت معاودت نماید و علمائے
روایت را درین کلام متوقع است تفصیل آن این رساله تحمل نیست و مع بذانی الجلیج
اشارت بان می رود که مقصود حضرت قدس سره الاصفی که این آیت کریمه بطریق اشار
بان دلالت دارد چنانچه میگوید در قول عرب سعد بنی دارک و در شان قول حق تعالی
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشْهَادُ عَلٰى الْكَافِرِيْنَ اَلَا يَرَوْنَ مَعَهُ
اشاره بامیرالمومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و امثالین بسیار ازین راه
می فرمود و قتی که آن قرب شد این قرب منتفی شد و در بڑاچ حضرت شیخ قدس سره
الاصفی واقع شد و زسے سوار شد و متوجه بصره و ارجا بجا حجت رفت بعد فراغ و ضو
ساخت نماز گذار و بسیار خوش آمد و گفت حالتی یافتم در نماز لا یعین رأی و لا اذن
سمعت اشاره بفنا از خود و بقا بآلله فرمود و این را واقعات لاخصی است
پس دریافتی که وقتی در نماز توقع این حالت داشت میگذاشت و مع بذاد جماعات و قتیة و غیر
و قتیة چنانچه حمزه عیدین حاضری شد و دیگری را امام می کرد و می گفت شما از مسئله
و قرات واقف هستید پس قتیة متوقف در نماز می شد منتظر راه آن حال بوده با
و احتمال دیگر داشته باشد که ما غافلان بکنه آن نمی رسیم و قصه قضیب لبان موصی
علی مانی نفحات الانس للشیخ العارف عبدالرحمن الحامی نیست شیخ عبداللہ یاضی
رحمہ اللہ تعالی گفت کی کی از اہل علوم مراجع را و کی کی از فقہ را امیدید ند که نماز
می گذارد و روزی اقامت نماز کردند و او نشسته بود و قتی از سر اسکا را و را گفت
برخیز و نماز جماعت بگذار و می برخاست و با ایشان تکبیر نماز هست رکعت اولی بگذارد

درین باب
درین رساله
درین حدیث
درین آیت

بسم الله الرحمن الرحیم
بیتهم و کما سوا
بیتهم و کما سوا
در ضو انما الذین
معاذ الله ابی المومنین
ابی بکر صدیق است
اللہ تعالی عنه و اشارہ
علی الکفار اشارہ
بامیرالمومنین عمر
اللہ تعالی عنه است
و چرا بنیم اشارہ
بامیرالمومنین عثمان
رضی اللہ تعالی عنه
در کما سوا اشارہ
بامیرالمومنین علی
رضی اللہ تعالی عنه
و بیتهم و کما سوا
من اللہ و رضوانا
اشارہ بدگر صحف
اکل صفت و مثال

درین باب
درین رساله
درین حدیث
درین آیت

که احدی بتی است از وی پرسیدم که چرا از روزی که بهشت رفتی و شنبه بکسب شخصیتی که وی گفت سبب
 بهشت که خدا تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و در روز جمعه فارغ شد پس درین
 شش روز که وی در کار نابود من در کار وی بودم و برای حفظ نفس خود کار است
 نکردم چون شنبه آمد آنرا برای خود نهادم و در وی یکسب مشغول بودم از برای قوت
 این شش روز دیگر آن وی سوال کردم که در وقت تو قطب مان که بودی گفت من بودم
 پس مرا و باع کرد و برقت چون آنجا که می نشستم باز آمدم یکی از بهاب من گفت که
 مردی غریب بودیم در کعبه می رانندیده بودم با تو در طریقت سخن میکرد که پودان و از کجا
 آمده بود و قضیه را باز گفتم حاضران تعجب کردند انتی - پنجین واقعات اولیا را بسیار
 است و از آنجا که نیست که در کعبه در باغ شاه دوست محمد که مزار مبارکشان در باغ
 ست و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد از حیات
 شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مزار مبارک
 می کردند چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی
 زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تحریر تمام داشت
 و پیوسته مع الحی تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بسیار بهر واقعه آن باغ مرحوم
 حکام جابران آمده قصد برید در خان نمودند حضرت شیخ قدس سره الا فی این
 آوز که اینها ازین در گذرند چون آثار شاه مرحوم بود قلب گریه میکرد مضر می زدند
 شاخ رسیده درین اثنا بود که شفیق قل و کلمه تشکوت پس نهایتا صلمان منع نمود
 آنها چون شقاوت داشتند نمی در او مان شان اثر نکرد و ان الله لا یهدی القوم

شاه

و از این جهت که
 در این کتاب
 و از این جهت که
 در این کتاب

برین
 و از این
 آن

و از این جهت که
 در این کتاب

و از این جهت که
 در این کتاب

القاسمین بریدند حضرت شیخ رحمه الله تعالی معنوم و متاسف شد پس شنید
 الْقَائِلُ هُوَ الْقَوْلُ از تاسف استراحت یافت و از آنجمله اینست که ملا شیخ
 کمال الدین که از خصیصن یاران میبود عزیمت لقائے مبارک نمود و در دل مسئله تناسخ خطومه
 بود چنانکه کلمات ائمه مسلمین از فقها و متکلمین بطلانش مهیوید و ارباب کشف و شهود از صوفیه صافی
 اسرار کلام شان بهم بران ناطق و عبارات بعضی از اینها و ان خلاف در خاطر آورده که از
 حضرت شیخ استفسار این مسئله باید نمود تا واضح گردد که کشف حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 بچه حاکمست پس آن مدتی پاسبی متفرز شد و شست بجز شست حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 فرمود که یا فلان تناسخ چیست گفت تناسخ عبارتست از تعلق ارواح بعد از ممات
 با جسد که در بطون نساء خلقت تمام یافته و حاصلش حیات انسان در دنیای بعد
 مات الی ماشاء الله تعالی و گاهی تناسخ بر تصرف روح در جسد غیر الی ماشاء الله تعالی
 من لجه و لمحات فرمود که خبر میدهم که تو ندانستی و در شان تناسخ بنحوی دیگر خبری نفرمود
 پس ظاهر وی دلالت دارد بر امکانش مکان وقوع و فتوحات شیخ امکان شنین
 حضرت شیخ ابن عربی موافق وی است و از بعض ناظران فتوحات که در علم ظاهر
 و مطالب صوفیه صافیة الاسرار کثر هم الله تعالی الی یوم القرار یدر طولی دارد و بر
 فتوحات نظر کلی دارد و شنیده ام که شیخ صاحب جات رضی الله تعالی عنہ از ثقه از صوفیه
 خبر میدهم که دوی مرخص شد و در محالجه اهل داشت بعض یاران می گفت
 که علاج باید نمود گفت کَفَرْنَا سَمِعَتْ اِذْ دَعَوْتُ پس آن عارت بان یار گفت که
 پیش فلان متطبب و از حال من آگاه کن علاج طلب پس رفت بجز رسیدن و
 آن متطبب مرجع خلایق بود و پس پیش می مردم گردید و چون تعظیمش حاجت

در این
 در این
 در این
 در این

در این

در این

والفقات بسیار بسیار کرد و گفت این مرض را این علاج است آن یار باز آمد بجا
 مشغول شد روز دیگر پیش متطبب رفت متطبب هرگز نشاخت و از حال علاج و مرض
 غافل در تعجب شد باز آمد از شیخ از ماضی و انمود شیخ گفت پیش ازین من بودم که
 در متطبب تصرف کرده بودم و اینچنین واردات زیاده از حدست احاطه آن در تقریر
 و تحریر متعسرست از آنجمله انیسیت که در سایه درخت برگه می شنید که معلم عارف شهید
 شد بمقوم گشت مراجعت بخانه مبارک نمود بعد از شنیدن خبر شائع گشت که مولوی مرحوم
 جامع علوم دینی و عقلیه عارف معارف یقینیه محادی اسرار وحی نبوی علیه السلام
 آن مولوی شیخ قطب الدین الدین فقیر کاتب حروف شهید شد و ملاقاتی برب جل جلاله
 گشت و محل سیموم در بندگی از احوال واردات منام و الهامات از جهت
 ارواح اولیای طاهره و این هم حدی ندارد و خلاصم آنچه ذهن بتذکر آن وفا کند در
 تحریری آید از آنجمله انیسیت که در ملک کهن بود ظاهر در عالم نوکری پیش در پیشی می آمد
 چون از اخلاق مرضیه توضع به درویشان و خلطت بابل لباس صوفیه صافیه شرم
 الله تعالی داشت ازین راه آن درویش نقای بسیار داشت و دی در تبدیل حساب
 هارنی داشت روزی گفت که حکمای یونان چنین کمال داشتند که مس از یکا کردند و
 دیگر باینشان در ذکر آورد حضرت شیخ رحمه الله تعالی گفت در امت مرحومه هم مردم
 بسیار اند که کشف حقائق کردند این تبدیل حساب و چندان نزدیک آنها کار نیست چه بجز
 التفات میشود حاجت به نوشتن چیزی دیگر نیست درویش گفت یکی شما هستند شیخ شما
 حضرت میر سید عبدالصمد رحمه الله تعالی هست وی ازین امثال چیزی می داشت

و از آنجمله
 چهارم یاد که
 واردات
 ظاهر هر چه
 دهن بود
 و از آنجمله
 چهارم یاد که
 واردات
 ظاهر هر چه
 دهن بود
 و از آنجمله
 چهارم یاد که
 واردات
 ظاهر هر چه
 دهن بود
 و از آنجمله
 چهارم یاد که
 واردات
 ظاهر هر چه
 دهن بود

و از آنجمله
 چهارم یاد که
 واردات
 ظاهر هر چه
 دهن بود

حضرت شیخ قدس سره الاصفی فرمودند چه چیز است برین نشانه نغمه درویش گفت اگر
 قوت داشته باشی فلان گیاه بیارید گفت مرخندان کار نیست می آید و پسوی صحران
 متوجه بجانب میر سید عبدالصمد رحمه الله صورت حضرت میر سید عبدالصمد علیه
 الرحمة نمودار شد و فرمود آن گیاه مطلوب نیست حضرت شیخ قدس سره الاصفی چندان
 بر کند و آورد آن درویش متعجب که ایشان نه نام گیاه شنیده و ندیده اند گیاه یافتند
 و ندیدند که علم خیر بوی تعلیم نماید و از آن جمله آنست که آن درویش از حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی اخفای حال خود می کرد هر چند که حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 هرگز متوجه بصناعت وی نبود لیکن چون از آنجا که از خواص اهل کیمیا اخفای حلی
 کاظ بجانب من بحال لاخفاء و من لا یحب منکر و و فرق میان فریقین ناکر و محبت
 خود مشعوف بود روزی گفت که شما استخاره کنید و دریابید که این صناعت تصنیف
 هست یا نیست شیخ رحمه الله تعالی فرمود ما را با این التفات نیست بعد از آن در
 ملکوتیه که منبع تطلل حواس ظاهری است می دید که بجا جهت انسانی رفته از اطراف
 جوارش بی قاذورات منفوره طابع هویدا است و دی مفرق در نجاست است و حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در سرانجام تطهیر می که ازین جلسه خواست با درویش گفت که
 در اخطای ازین نیست هویدا است که اشتغال باین صناعت تضییع وقت که نتیجه
 و طمع و نیای ذمیه است و صورتش قاذورات است و نجاست مرقع اهل ازین
 جنس تبری با پیرس تبری شود هر چند مخطور و من مبارک هرگز نبود از آنجا که گفته
 خطره وی که زینهار شائبه میل طبع نبود راه یافت آن صورت را نمود و از آنجا که
 که روزی بخوابد که خانه برادر کلان تصفییه می نمایند و جاروب می کنند و این

که این چه
 عبدالصمد
 عبدالصمد
 علیه الرحمة شد
 شعیب شد
 و از آن جمله
 که در این
 درویش
 و از آنجا که
 کلان

رو بفرار آورد و بر حنی از ان ملاقات با بنی هاشمی علیه السلام کردند و از آنجمله آنست
 که حضرت شیخ قدس سره الاصفی و دهانا بقسطه الاذنی در حالت تعطل عویش ظاهر
 بجای رفیع دید و در آنجا حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه در و در قرآن
 مجید مشغول است بعد چندی همین قصر را و شیخ قدس گفت که تو بیایا در آنجا رویم
 فی آنجمله توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جناب پاک حضرت رسالت پناه است صلی الله علیه
 و آله سلم بعد از آن وقت بقای آنجسته حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه متعزیز
 شد حضرت امیر المومنین علیه رحمة الرحمن یاکسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی
 در فلان جاست متوجه آن شد و در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی
 وجهه بوس ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسباند و فرمود که من
 مارا که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو
 از آنجمله آنست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که براریکه ارشاد داشته
 و برودم علوم نبوی ارشاد مینماید و از آنجمله آنست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت
 و هرگون و از آنجمله آنست که در هنگام نوکری و سلاح بندی در جانی خسپید بود
 مردم دیگر که از او صنایع پست دیده و در بودند بزرگ گفتند که با وی بخسپیدی حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است لاجرم این و یا بر خاست
 که زکله است ناخوش شد بوی زهر نمود و از آنجمله آنست که در هنگام سلاح بندی
 میل برنی خوب و حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی
 الله تعالی عنه بوی نمودار شد و انگشت برندان گرفت و آثار ناخوشی از چین می لایح
 چون بجات صحو آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خل می دریا

و از آنجمله آنست که حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در و در قرآن مجید مشغول است بعد چندی همین قصر را و شیخ قدس گفت که تو بیایا در آنجا رویم فی آنجمله توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جناب پاک حضرت رسالت پناه است صلی الله علیه و آله سلم بعد از آن وقت بقای آنجسته حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه متعزیز شد حضرت امیر المومنین علیه رحمة الرحمن یاکسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی در فلان جاست متوجه آن شد و در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی وجهه بوس ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسباند و فرمود که من مارا که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو از آنجمله آنست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که براریکه ارشاد داشته و برودم علوم نبوی ارشاد مینماید و از آنجمله آنست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت و هرگون و از آنجمله آنست که در هنگام نوکری و سلاح بندی در جانی خسپید بود مردم دیگر که از او صنایع پست دیده و در بودند بزرگ گفتند که با وی بخسپیدی حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است لاجرم این و یا بر خاست که زکله است ناخوش شد بوی زهر نمود و از آنجمله آنست که در هنگام سلاح بندی میل برنی خوب و حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه بوی نمودار شد و انگشت برندان گرفت و آثار ناخوشی از چین می لایح چون بجات صحو آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خل می دریا

وزاراجله

آنجا رای گذاشت علی الخصوص وقتی که از جناب قدس میایستاد می یافت از محراب
 که در بلده بهر چ بهای هندی جیم فارسی بهر قلای درویشی متوجه شد با قضا
 عادت شریفه که سیر ملا می کرد و بهر ایل لباس ملاقات می کرد و اگر کلمه خیر و دلپسند
 می شنید بسیار بسیار خوشی و ذوق می یافت و از کلامی که می شنید و از کلامی که می شنید
 اینترانه و خوشیها می کرد و گویا سکر شراب طهور رو می نمود چون به کان درویش رسید
 درویش گفت بیا الله و آن درویش هم چیز را از سر می گفت شیخ قدس سره الاصفی پیش
 وی رفت و نشست درویش گفت ملامت از الله انداز یعنی زین از اسب جدا کن
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی اسب را بایند که ده گذاشت تا بعلت مشغول باشد
 اسب گناه خور و در حبت درآمد درویش گفت که الله الله خور و سر کشی و جبن
 را نخواهد و گفت با شیخ قدس سره الاصفی که تو هم بگو که همه الله حضرت شیخ فرمود
 که بمن این حال نیست درویش زبان خود را بدعای بد آورد حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی فرمود که بیکت حضرت غوث اعظم رضی الله تعالی عنه چیزی نخواهد شد
 درویش در سکون شد بعد از آن بحضرت شیخ قدس سره الاصفی عطا عطا آورد و بسیار بسیار
 همراهان شد و بتواضع طعام و غیره آورد و حضرت شیخ قدس سره الاصفی چند
 در صحبت آن درویش ماند درویش گفت ایام من با خیر رسیدند ازین عالم ارتحال
 می نمایم بشما خبر خواهم کرد در هر جا که باشید حضرت قدس سره الاصفی از درویش جدا
 بعد چند روز آن درویش را در جلسه ملکوتیه دید که سرست از جبین وی لایح است در میان
 می بیند که سروی در دست وی است حضرت شیخ قدس سره الاصفی تمام شد و فرمود
 گشت بعد از آن مردم از بهر چ آمدند نشان دادند که فلان درویش را مرد مدعو می

گفت که
بر انداز

و جبین

شیخ

حضرت شیخ قدس سره

که به خود

حق الله گشتند و بجا آید که تعالی پیوست و حضرت شیخ قدس سره الاصفی قوت در
 را اینست که میگردد می گفت که بعد موت قوت چنین داشت و از آنجمله نیست
 که روزی محمود شهید علیه الرحمة را در معامله روحانیه دید که میگوید که بئین اینها را که
 چه کردند اشارت بسوی مردم و بپیشی که قریب مزار مبارک و بیست و مزار مبارک
 بسوی غرب مائل بجنوب از حضرت بافتاد و گزیده خواهد بود حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی سوار شده متوجه مزار مبارک می شد عادت شریف بود که در اکثری از
 اوقات در آنجا میرفت و می نشست و حالات پسندیده که در خلوات شیوخ سابق
 را در می نمود و هویدا شدن گرفت القصه بقریب از صحنی که بجا در مزار بود رسید و در آنجا
 می بیند که مردم و ده از حدود خود با متجاوز شده قدری از زمین متعلق بمزار در کشت
 خود آورده اند آنها را طلبید و منع کرده آنها تنگم شدند و گذاشتند و از آنجمله نیست
 که بسیر کوستان متوجه شد در آشنای راه آوازی شنید که من قمر شهید ام شاهان
 من باشید بعد از آن ببلده کمر هینسا بضم کما ف هندی این حرفی است که اهل
 هند کاف را باها امتزاج ساخته کفر کرده میخوانند و فتح را و سکون را با غنة
 نون و در آخر الف بعد سین محله متوجه شد و آنجا اثر نیافت بعد از آن در حائے
 دیگر قریبی دریافت و زیارت کرد و مردم همراه را گذاشت و بکوستان رفت
 چند روز در میر مشغول بود و در آنجا آمار آدم لایح نبود چون ولوله عشق مرتبه
 کمال بود از ظواهر ترساک باک نکر دیدن اثناس صورت حضرت جعفر صادق علیه السلام
 نمود و فرمود که حال مراجعت نمایم مراجعت کرد و یاران را همراه گرفته بخانه آمد
 و از آنجمله نیست که از فقهیه سهرابی حضرت باناس متوجه یا بعکس قریب مسوئی بمزار

و از آنجمله

دینی

باز

نوب

باز

و از آنجمله

باز

و از آنجمله

باز

و از آنجمله

شیخ کالی علیه الرحمة رسید و آن مزار از حضرت بانسا بجانب غرب یک کرده است از
مزار آوازی برآمد و شنید که از توکاری نه تنگ بظهور خواهد آمد چون بجائنه مبارک
رسید یک شبی مردم آنجا که از راه حسد سوء مزاج داشتند و از برادر خود حضرت شیخ
قدس سره الاصفی صلیعی بظهور پیوسته بودند که آن مردم ناراضی بآن بود بخانه مبارک
ورآمدند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی در مراقبه و تمشیر کشیدند و باندای مبارک
رسانند حضرت شیخ خبردار شد تمشیری در پیش بود بدست آورد و در آن شخص کشید
و دستش از بند جدا شد پس پاشد و گر بخت حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسلامت
بود اندکی زخم شست رسید بزودی به شد حالا آن مردم به اعتقاد خالص اند و دل
جان در محبت خدا دارند بعضیها عقد بیعت نمودند و آن شخص که تمشیر کشیده بود در
خانه زاده بود و از خود از فرزندان مخلص خداست و و داد کلی دارد پدایانکه بی استیذان
علی الخصوص بشپ بخانه و غیره داخل شدن حرام است و صاحب خانه را مانع بلباس
پیرسده اگر قبول نکند پس بنده و اگر تمشیر و غیره کشد پیش از اینکه رساند دفع آن لازم
اگر دین گشته شود بروی چیزی در دنیا از کفارت و دینیت و قصاص میست
و در عقوبت از اقامت بری پس چگونه راست است آید قول شیخ کالی قدس سره که بدو نیست
که حنات عوام سنیاات ابرار است و از نجاست که زلات که از حضرت انبیا علیهم السلام
و علی نبینا و علی له الکریم واقع شده و تعبیه از آن نظم مثل آن شده محمول بر ترک
اولی است پس ترک اولی در حق آنها هرگاه چنین نشانه است یعنی اگر در حق
عرفا باشد که علی تحقیقه ورثه انبیا باشند در حق آنها مباحات که لائق شان آید است
چنین نشانه بوده باشد پس تعبیر آن به نه تنگ برجا باشد از نجاست که سلطان

بانی

طاهر افق

2

2.

شماره

2.

الحمد لله

مراد الزمان

11/11/11

۱۰

2

5.

9

10

000

الغفران

— 1 —

1

عاریق ابو یزید بسطامی علیه الرحمة مسجدی رو بنواز جمعه آورد و عصا خود را در
پایین صحن مسجد استاده نهاد و چون زمین آنجا چندان قوت ناسکه نداشت آن
عصا شیخ افتاد و وی را بر زمین آورد آن شیخ از نماز فارغ شده بصدا قصد
کرد و عصا را در جای که نهاده بود نیافت از مسکله خود برگشته گرفت ابو یزید این
تکلف را سبب نموده در خاطر آورد که بسبب عصا وی این تکلف بوی پیش آمد
شیخ ابو یزید با عذار بجانب آن شیخ رود آورد و عذر تقصیر خواست مثال این
حکایات پایان ندارد و صاحب فصوص حکم قدس سره میفرماید در توضیح نسی که
شفقت پرندگان الله تعالی سزاوارتر است از قتل کردن بپرست در راه حق تعالی
حضرت داود علیه السلام و علی نبینا و آله خواست بنائ بیت المقدس اسپن کار
چند بار مکرر پس هرگاه فارغ میشد از دهنده می گشت پس شکایت کرد از داود
علیه السلام و علی نبینا و آله بسبب حق تعالی اسپن حی فرستاد بسبب حق تعالی که خا
من که بیت مقدس باشد راست نیاید از دست کسی که خوریزی کرده و آن حضرت
پیش ازین جالوت را بامرائی کشته بود چنانچه حق تعالی میفرماید قتل داود
جاکوت پس داود علیه السلام و علی نبینا و آله گفت که ایان بود آن کشتن در راه تو
حق تعالی گفت آری در راه من بود و بامر من بود و لیکن آن کشتگان ایان بودند بنده
من یعنی بنده امان بودند پس متروک و گفت ای پروردگار برگردان آن بنار از
دشمنان که از من باشد یعنی از اولاد من باشد پس حی فرستاد حق تعالی بسبب
که سپرد تو که سلیمان باشد و رانبا خواهد کرد و غرض ازین حکایت این است که
مراعات این نشأ انسانی بهتر است و راستن می اولی تر از دهم وی ایان می

و شمن خدا تعالی را که کافر سار محققانی باشد بدستیکه واجب گردانیده بر آنها
جزیه و صلح را تا باقی مانند حقتعالی گفت و آن جَعَلُوا الْإِسْلَامَ فَاصْبَحْ كَمَا وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللَّهِ یعنی اگر میل کنند کفار بسوی تو ای محمد بهر تقیاد صلح پس میل کن
بسوی آنها و بدو آنچه خواهند و سپر کار خود را بجای تعالی آید یعنی بینی که مرا نکس که
و اجبت بروی قصاص بدل خون گرفتن چگونه مشروع ساخته بودی مقبول
گرفتن خون بها و یا عفو بی آنکه خون بها گیر و پس اگر اعراض نماید از خون بها و عفو پس
درین هنگام بکشد کشته را آید یعنی بینی حقتعالی را که وقتیکه خویشان مقتول بیشتر
باشند پس یکی از آنها را ضعیف بخواهند یا که داشت قصاص او دیگر خویشان و
نیخواهند مگر قصاص و کشتن کشته بهر طور مراعات نموده است آن رضی
بخواهند یا عفو را ترجیح می دهد و می را بر دیگران که قصاص میخواهند پس کشته
نمیشود آن کشته بلکه بخواهند قصاص میل میشود آید یعنی بینی حقتعالی را که فرمود
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا یعنی جزای بدی که کشتن از راه تعدی باشد بدی است
مانند بدی که کشتن کشته باشد بیکافات کشتن می پس گردانیده حقتعالی قصاص
را که کشتن کشته باشد بیکافات تعدی دی بدی با وجود اینکه مشروع و صحیح است
و در شریعت عموماً با شبهه پس هرخصیکه از قصاص بدل گرفتن گذشت صلح کرده و مرد
براسته تعالی است زیرا که آن انسان که مستحق کشتن بود و بصورت دی شد مظلوم
نشده است حقتعالی بایم ظاهر خود مگر وجود بنده پس هر که مراعات کرده بنده و نگا داشت حق
دی مراعات کرده مگر حقتعالی را و تمامه شرح و بسط در آن کتاب محکم است این مقام هدیه
آری افضا نمیکند و اگر بسط خواهدی پس متعجب شو سوی فضیض حکم که ترجمه انسان نبوی است

خدا می
گردانیده حقتعالی
آنها خواهد تعالی
صلح
چون عفو می
و ایضا
بسی نظیر دارد
در حدیث
مقتول
بخواهند
مقتول اگر رضی
خواهند یا عفو
که خون بها
عفو است پس
و ایضا
را چه طور
و ایضا
کشتن
کرده باشد
بنده را
و تمامه

صلی الله علیه و آله وسلم و از آنجمله نیست که چون دست از بند اشخاص جدا
 وی و مردم دیگر که رفیق وی بودند جماعه کثیره را مستند اسکا فات آنچه بروی واقع گشت
 گیرند و کمین آید بودند حضرت شیخ قدس سره الاصفی بیخ خطر ازین فکر ناسخ آنها
 نداشت چه شجاعت بزرگمال داشت چنانچه شمه از آثار آن بیشتر تحریر یافت و منروی
 ز او **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** بود ناگاه صورت سالار احمد علیه الرحمة که
 مزار مبارک شان در حضرت باناست گویند که وی از رفقای سالار مسعود نیازی
 علیه الرحمة که در بلده بزرگچ مدفن است و زیارتگاه خلایق بجدت حاضر شد و گفت
 که من محمد شماسم بیخ از آنها بر تو ظهور آنچه میخواهند صورت بخوابد گرفت جماعه کثیر از آنها
 در حضرت بانا جای قریب راز خانه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی جمع شدند
 در شب تاریک مردم قریه مبارکه در خواب و حضرت شیخ قدس سره الاصفی بجاوت
 قدیم باریب خود بود و یاد بایقان ندارم که اندرین اثنا صورت حضرت یزید گوار میرسد
 و بعد از آن رحمت الله علیه و علی اسلافه و بارک الله فی اخلافه بود یا شد را گفت بحضرت
 خاطر باش چیزی از مخطوطات آنها نخواهد شد لیکن مکنون است بعضی از جمله در شجاعت است
 اینها اجناس انگشت نامه بودند چنانچه ثانی آنها را مردم نشان میدهند در خلق شجا
 با وجود این شجاعت هر چند خواستند که بخانه در آیند و بدیوایا که در قاست قفسیر بودند
 عبور نموده بخانه و آیند مقتضای لطف قادر مطلق که طویل است اقدام آنها پس آقا
 و در آن وقت در جلال و اوج و احادیث ماندند تا شب آخر رسید شرمنده شده راه غفلت
 خانه خود باز رفتند و در خواب متنگر بودند که چنانچه حال رسد که از اجرائی نشد و وجود آنکه حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در خانه تنها بود و در حقیقت با آنها بود که شرح انوار عنایت ربانی

کین بنان
 در میان
 و از آن
 پس
 تا
 در
 صورت سالار احمد

بانست
 نیاز یعنی
 کین ده بیانات

حضرت شیخ قدس سره
 در بعضی از
 جماعت شده

بودند بلکه با کسی نبود الا بار ب خود درین نکته است هوش مهر نرید چه عرفا هر چیز را که
مشاهده نمایند تجلی حقیقی با سم ظاهر وی در شهود و ادراک بعد از آن بعضی آن جماعه
علاقه شدند سرنگون شد علم انجمن اوقات پایان ندارد ازین باز کرد و چون جامه
صل جام در بندی از کرامات و خرق عادات که متضمن بعضی غیرت بر صحت
از آنچه نیست که حضرت شیخ قدس سره الاصفی بر کناره آب نهر که کیانی نام دارد
در زیر درخت برگ که آن درخت مخصوص به یقظه بندش بیابان بوده و در او همگی
ساکن و فتح کاغذ فارسی و در آخر دال جمله ساکن بسیار سایه دار و کثیر الاغصا
و عرض لا و اوراق ست و عمر طبیعی از حد زیاده نشسته بود و عادت شریف بود
که در زیر آن درخت در اکثر اوقات با حق تعالی اطمین داشت احوال طاری میشد
که فطرت تحریر قاهرست از استیفای رنده از ان القصه در لواحق آن درخت میگفت
میش مرده افتاده بخاطر مبارک گذشت که برین نظری باید افکند پس نظر التفات احیا
وی افکند فی الفور زنده شد بانحضرت شیخ قدس سره الاصفی بجانب گریه تسبیح
التفات را گذاشت بجاک سابق خود آن گاوش مراجهت نمود و همچنین طور بود در
احیا حضرت عیسی علیه السلام و علی نبینا و آله الطاهرين پس ی بر قدم دی بود اول
علم بحال عباده الصالحین ناقصان را مجال مژدن در تعیین مقام اولیاء الله الکبریاء
لا خوف علیهم و لا وهم محزونون بکدام وجه باشد از آنچه نیست که حضرت شیخ قدس
الاصفی در زیر درخت بانیا و احوال حمیده در جناب حق تعالی بود ناگاه مردی سوار

از آنجا که بنای رای طبیعی و عدولت فرزند بود استحقاقی از حای و احای و بیع و انان و انان

پیشانی
ازان جماعه
صنعت
صنعت مخم
بهر کمال رسانا
در این علم
ناشر است به جا
اینها را
چون بند گران
دین مادی
میکنند بیان
نمود می آید
از آن جمله
است یار
دی از احمد
بزرگ
کامیاب هر دو
پس از آن
و بعد از آن

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

با چند کس که متکبر همه معائب بود و ظلم و سرقه کبری که عبارت از وی در کلام مجید
 بخاریه با الله و رسول صلی الله علیه و آله و سلم واقع است از وی بهیودا بود که یا که
 وی برین شنیعه بود پیدا شد نظر حضرت شیخ قدس سره الاصفی بروی قاضی بجزا افتاد
 نظر بروی آواز هاتفت غیبی رسید که نظر بروی مقلین حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 اتشال مرآورد و چشم پوشیده حال آن مرد متغیر گشت از آن سبب این آمد همه چیز که با خود داشت
 گذاشت و مجاور درگاه علیه شد و طلب حق در نفس مستولی گشت و از هر چیز از او جدا
 سابقه که داشت سبزی گوید قلب حقیقت شد بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الا
 در ذکر مشغول ساخت و بد که هر دو ضعیفی تمامه شب و روز مشغول می بود و احوال پیدا
 کرد که لا عین سر آفت و لا اذن سبوح از آن جمله نیست که آواز هاتفت غیبی
 و از ارواح طاهره مجاورت داشت و ذکر حصی می شنید روزی گفت که عجیب
 از مردم که نمی شنوند این سنگه نیز از زبان بلند می گویند مضمون لا موجود الا الله در
 نشسته بود گفت که این نعمت عظمی از نعمت و کسب نیست حال حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی تاثیر آوری آورده است بجنب حضرت شیخ قدس سره بعضی ساند که این
 چنین جوهر را در رشته قلیل لما سکه نباید سفت اسرار الهی را بهیودا یتماید حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی چیزی نفرمودند القصد بعد از آن که چون می میروید و یا
 طلب حق بود و از همه لذائذ دنیا و مخرقات وی گذشته و عیال بی همت
 تفقه به تنگی رو آورده و چه می از حرام و حلال کسب بهیودا عیال میرود وی از
 بکسب شحرات و رزیده و از اشتغال تحصیل سباب معاش متقاعد گشته ازین
 سبب می از نسا از متعلقان وی بخانه حضرت قدس سره الاصفی و بهر آنکه بقسط

بکسب

میکنی

ازین

که محمد اسحاق نامی از قوم افغان در بلده شاهجهانپور در خانه خود حضرت قدس سره الاصفی را بچشم باطن دیده و ظاهر آثار توجهات دریافته و شیخ حضرت قدس سره الاصفی را ندیده پدرم دیگر از حلیه مبارک نشان او گفتن این حلیه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی است وی متوجه بیعت با شاسته بعتیه پوسی مشرف شد و خواست بیعت نمود حضرت قدس سره الاصفی گفت بیعت خواهی کرد حالا بگری مشغول شو وی را در مسجد برد و تلقین ذکر نمود و بعد بچشم باطن تلقین یافتن آواز یافت شنید بعد دو روز و نوزاد شد هر روز ترقی در ترقی روزی پیش حضرت قدس سره الاصفی مطربان بضایعی می گفتند و حضرت قدس سره الاصفی در حال حسن نبود بنده در گاه از محمد اسحاق گفت میل بسرو داری و می در مسجد نشسته گفت خبر میدهم که حضرت را میرسد می گوی چو ترا نمی رسد تو ناقص هستی بدانکه در استماع سرود اختلاف قهاسات بلکه نام شایعی و سبب الایمه سرخس از فقهای حنفیه شیخ ابوریز بظامی شیخ این عربی رضوان الله تعالی علیهم قال کل ند تفصیلش در موضع وی است و گاه باشد که مباح بعارضی ممنوع میشود چنانچه نکاح آنکس را که حاجله تذکره آتشی باشد چنانچه از نفقه و کس و سکنه عاجز باشد پس بعد نکاح در کسب آنها مشغول پس آن خلوات از دست رفت همچنین سرودست که هر چند مباح است چنانچه اکثر از علمای بوی رفته چون شعار سرود علی الخصوص شعار بنده است بر مضامین عشق مجازی که متعلق به فساد و مارد است و اینها که نفقه را از وقتی قهاسات آتشی باشد میباشند پس همچنین سرود استال همچنین مردم را مباح نباشد ازین اه محمد اسحاق بخطاب لایق مخاطب شد روزی در مجلس حضرت قدس سره الاصفی حاضر بودم و در سرعت محمد اسحاق و تاثیر بود گفت اگر در اوقات بهشت اینها که ترنمندی

[illegible]

وہابیہ

مجلس تاسع و در محفل حضرت

اهل فرس و غیره می نامند میگردد وی هم متأثر می شد و تاثیرات حضرت شیخ قدس
 سره الاصفهانی بر صحاب خودش زیاده زیاده بود تفصیلش عالی از عسیریت و از احوال
 نیست که شخصی در مکان کهن در کسب سبب معاش و نیای و پریشان احوال بود و قتی
 در اجتماع بود که صورت حضرت شیخ قدس سره وی را ندید و لایه سائی که در روز دیگر
 همچنین چون این معامله در حالت یقظه بود تفاوت در معامله و حساس یقظه نگردید
 خودش نزول فرمودند و وی را علم هم شد که حضرت شیخ اند قدس سره و گاهی ندیده بود
 بعد از آن مرفه حال شده اسباب نیای زیاده زیاده از کفایت شد چون مراجعت
 از ملک کن باین سمت نمود و بوطن خودش که قضیه ملاوه است قاضی شده آمد خدمت
 توقف و انداخت و آمد بشرف بیعت مشرف شد از بعض یاران شنیدیم که حضرت شیخ
 قدس سره الاصفهانی متوجه بستر شد چنانچه عادت شریفه بود که در اکثری از اوقات علی الصبح
 بر اسب سوار شده بجا نشی از بیابان و میشاه و سواحل و جوامع توجه می شد و اگر مرکب میسر میسر
 میرفت بقصا جزا و والا سید علام دوست و فقه الله تعالی لما یجبهه یعنی قورنه لما وفق
 ولیقه قدس سره الاصفهانی گفت که اگر شخصی بیاید وی را نشانی دهد توضیح کنید تن بارگشته
 می رسم مشر و خاطر نشود باز متوجه میسر شد بعد چند ساعات آن عزیز آمد و منظر رسید حضرت شیخ
 قدس سره الاصفهانی نشست بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الاصفهانی مراجعت نمود و بیعت
 و بر اندازی آورد و روزی در خدمت حضرت شیخ قدس سره الاصفهانی نشسته بودم ذکر احوال صلاح
 و غیره اندرین نشا گفت که بخطاب تن لایع محالقه مخاطبیم که فلان لی ازین عالم در
 مکان کهن حلت کرد و پناهی روزم مردم را دیدیم که از دفن فارغ شدیم بر فراز نماز که از مردم مراجعت
 نمودم در انبای راه و قضیه ملک که در و کن است بآن شخص متعلق شد و بتب سیدن در

در اجتماع بود که صورت حضرت شیخ قدس سره وی را ندید و لایه سائی که در روز دیگر
 همچنین چون این معامله در حالت یقظه بود تفاوت در معامله و حساس یقظه نگردید

ملاوه
 عادت شریفه
 چو بیای
 غلام و در خدمت

گفت که مخاطب تن لایع محالقه
 و بنابر وی
 زود و در خدمت

حالت دفن آن بود که بجزر سماع خطاب بجاری توجیه آن امر نشد فی الجمله گفته شد و آنرا بحکم
 انیسست که بعضی یاران را در محالیه دیدند آنرا که در یقظه بود و یاد در نوم و لیکن نوم
 و یقظه وی متسادی است چه در حالت یقظه پیوسته اخصار اوقات و عیب خضار و حیا
 داشت با التفات و بی التفات هرگز نمونست توجیه و مراقبه محتاج نبود که در کل فرو میرفت و آنجا
 رسید که تا چهلین فرورفتن فقط برون ماندند رینوقت حضرت سید عبدالصمد رحمه الله تعالی
 و بارک الله فی اخلاقه فرمودند و گفت که نمی بینی که این چه کرد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 میگفت که در دل دایم که این یار خلاص از و طره یا بیان است تو ششم بعد از آن دید که سگها
 خوش لباس از بخیر باندین آمدند و شمرنده و سرنگون بعد از آن یار خلاص یافت و متبیب
 آن بود که وی قاضی شده بود و حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسیار ناراضی از
 قضایات زمان اُشت بعد از آن یار حضرت شیخ قدس سره الاصفی متلاقی شد و گفت که کن
 باین بلا مبتلا بودم ما را خلاص نکردند و ما هر حضرت بودم و که خلاص از ریجانب بود و خود
 خود بود هر چند بظاہر دست گرفته نکشیدم و در وقتی میگفت که از توجیه بن خلاص یافت باز
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی از آن یار پرسید آن سگها کدام بودند آن یار گفت الله دنیا
 جیفه و طالبها کلاب پس حضرت شیخ گفت که هر چه بقضای رضی شد بدیگفت من
 اخراج نمودم و هرگز قاضی نخواهم شد بعد از آن تا آخر عمر قاضی نشد حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی میگفت که آن گها قضایات بودند و آنرا بحکم انیسست که حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 چیز از دعوات اسما بر امور دنیاوی یا دینی هرگز نمی دانست و ندانست مگر حدیثی

و از آنجا که
 و حضار
 و در وقت دفن
 و بیرون
 و رحمة الله علیه
 که می بینی
 که چه
 یافتند

آن یار
 نکرد دید
 آن

و از آنجا که

شیخ عبدالرحمن
 انصاری قاضی قادی
 سید ابی طالب
 از آن یار
 سید غلام
 و در وقت دفن
 و بیرون
 و رحمة الله علیه
 که می بینی
 که چه
 یافتند

که وی را تکراری کرد که هیچ لیکن مقام وی بزرگوار و صدیقین سید مکارم
بدعوات تا تائیرات اسامی شد بهر ابراهیم که گفت بوی میشد یا تو چه نام میکردی و صورت فعلیت
میکرفت و با بجمله بر عجب و رضا هر چیز را که میخواست میشد و نشان جزئی بوی میشمارند و با بوی
از اینجا انقیست که زنی مشکلی استیب جن بود و او لیامی ای مد ظله را ساعتی حضرت شیخ
قدس سره الاصفی متوجه بوی شد و خادم را گفت که بچا بکی وی را بزنی وی چند چابک
بریدن وی رساند فی الفور بحالت قدیم رسید تا این زمان تری از جن بر او ظاهر نیست و
از این بحال انقیست که آن یار که حادثه قضا داشت گفت که عسرت از حد گذشته چیزی را
حضرت شیخ گفتم شد بآیتی که میوه وی را تسلیم نمودی چند بار خواند سیر بسیار شد تا این زمان
مردست حضرت قدس سره الاصفی در اکثر اوقات میگفت که عجب رست از آن یار
که این چنین حال را مشاهده نمود و طلب سباب معاش از وی گرفت لیکن بداند که آن یار همیشه
متدوشت با فرونی اسباب معاش که عبارت از زر و مال است و اسبابی مثل تملک را حنی
مخرج غلات بود لیکن حیای نه داشته و بزرگ مشغول میباشد مناسبت با روح دارد و
معتقد توحید غیر از خود را از اجماله انقیست که عالم جن مسخر وی بود بی تسخیر صورت جن حاضر
میشد اگر وی را میگفت که شخصی را که از امید بی بگذارد میگذاشت لیکن حضرت شیخ قدس
سره الاصفی متوجه بگذشت نیست مگر احیاناً چه وی مرغی و سگ طلبید و سودا ذکر بی
چیز در دست نداشت از این قبیل حادثه عجیبه تخریب است که شخصی از عصاب این نام

بیہین

چیز سے از دعوات ہم

والزاحل
بیتک فی

آئندہ
وزارتِ کجیہ

شیخ قدس سرہ

شیخ قدس

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله

بسم الله الرحمن الرحيم

و از آنجمله



عبدالله بن عبدالمطلب

حضرت قاسم

الحمد لله



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

این جواهر و سلاک تحریر و از نسخه قطعی که شرح شمسیه باشد تا او ان شرح موافقت سلیم و
 قاری این ناظم بود او لیادهی عزم منا که دی کردند در قصبه خرو که در نوای بهر است
 خطبه وی کردند بعد از ان بنا کت استو حیان قصبه شد مردم کثیر همراه شدند چنانچه عادت
 اهل هندست در انشای راه مریض شد بی سبب با هر جوان قصبه سید مردم وی را سوار
 کردند بر اسب چنانچه عادت هندست که مناکح را سوار بر اسب کرانده میزند بی سبب با هر زشت
 اسب قناد و مردم متعجب شدند وی میگفت که گویا کسی از اسب فرو آورد و آن قصبه مناکحت
 کرد و مرا جعت بخانه نمود که از ان قصبه چهارده و یا پانزده کرده مسافت دارد و این
 در بیاری تپ غیره و درین اثنا احتباس بول قریب شش روز تمام داشت بعد از ان
 از و خرو وی را بخانه اویین فرستادند چنانچه عادت هندست که تا چند سال از نکاح زن
 بخانه اویین می ماند و گاه گاه بخانه زوجه می آید تا آنکه الفت کامل گیرد پس بعد چنده
 چون بیاری رفت و صحت کلی شد عزم آن قصبه که خسر پوره است نمود و چند روز از اجتهاد بجناب
 حضرت قدس سره الاصفی حاضر شد و گفت که اگر از منع کشید تا خطور رفتن بجان بآن قصبه نماید
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی بعض یاران که از عصبیات می بودند گفت که وی را منع
 کنید تا اگر این کار کرد و در نه بلای خدا برسد چون می و او لیادهی عزم است بجناب
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی می داشتند امر وی را بجان بپشت نهادند و چون به غریبت
 مکرده خاطر شدند پس مقرر کردند که فرو آمده شود و از خواب در آخر شب بیدار شوند و بیدار
 ساختن و چون مکرر خطا عزم سیریمت آن قصبه بود و دانست که مردم بکلی سفر پیدا
 ساختن را ازین راه گفت که کتاب من که فلان است همراه بگیرم کی از ان و جبران آید اگر
 یونی و او بعد از ان می بیند و شکل میسایه رنگ چشم و هر یک کل مردم پهلوان مکر و دین را بر آنها

فرد

بند
مجتهد
کنند

بیدار

بهر
جسم دی
که میسایه

ویرا گرفت و برداشت بدگیری که بنا بر سقف که از گاه و چوب بود داد وی گرفت در سبزه
 را مسقف از گاه و چوبهای سازند و بر دیوارهای نهان و مستوی بعد از آن از وی خانی
 بنی کنند بلکه دیوار یک جانب مرتفع میسازند و دیوار که در و در مدخل است از وی است
 مینمایند تا باران در هنگام پیشکال ^{نخل} میخورد شود و در این وقت هوش از وی رفت بعد از آن مردم
 خانه بیدار شدند و وی را نیافتند تجسس نمودند اثری ندیدند و در سهو بخانه بستند
 تا آن گشتند چه شد و گجاشد که پرو و گجاشد که آن چشم و چراغ من گجاشد و آن بیابان
 گجاشد و وی بعد از یافت میگفت که در آنوقت که از آناله چنین چنان میشنودم هیچ قصه
 خود را در نوای قصیده و یوشی که از وطن با لوف وی که قصیده سهالی نام دارد سه کرده کلان که
 موازی سه فرسنگ خواهد بود و در کنار هوضی یافت و رافقت آمد حیران ماند آن طبع در حق
 بعضی این مسافت از سر اقدام بود چه در پایهای ای آثار رنج سفر هویدا بود و چنانچه آنها
 آنها دورم که ازین پیدا میشود و جمع در بشرو پاشا و جنبش و نیز بعضی مردم که در نوای وی و یوشا
 رفته بودند ویرا آورد و دیدن یافتند و آن هنگام در طرفه عین یک در زمین کرده آن چنان
 آورده بوی دادند ظاهر رنگ رد بود و بعد از آن از آن موضع قصیده و نیز قریب آینه
 در آنجا رفته بخانه کسی از میهمان آن قصیده زده و صاحب خانه بود وضع پیش که در از وی حال
 خود را پوشیده و شب بخانه محفوظ مانده چون از خواب بیدار شد خود را در کنار آن هوضی یافته
 زیاده از نیم کرده از آن قصیده بود حیران شده چه کند سعی بجای نیر سر بلکه بجای می نهد
 و این اشنا و رافقت پس عزیمت آمدن بخانه خود و نو و وقت شام بخانه رسید تا آنکه روز
 و قطع مسافت سه کرده گشت و شب و در اشد گجاشد و هر چه با اندرین پیش از آن
 به نیت نیر از این میهمانان سه پیش عزیمت شد و در مسافت سه کرده گشت و در آنجا

البند
 شکل انجم سوم برسات ۱۲ خلیف
 آن
 می بیند
 و دیگر هیچ
 و یوا
 طی بعضی
 طی این
 پیشکش
 در غایت
 از آنکه بگوید
 تمام
 یوا
 است

در آن حالت یا مثل وی دیگر حال باشد نظر بر آن که در حالت وی متغیر شد در
 هر تئیکه اذان میشنید در حالت که می بود بر خاسته دویده بدروازه مسجد آمده آواز
 می کرد و مؤذن چون الله اکبر گفت وی هم آمد از خود می کرد و چون مؤذن شهادت میگفت
 وی هم آمد می کرد تا آخر اذان چون مؤذن اذان فارغ میشد وی هم از آواز کرد
 می ماند بجائی که بود میرفت همچنین سالها گشت و اینجاست که آن سگ را
 خاصی در عقیدت بود از این سبب حضرت شیخ چون بغیر سیر بر می خاست وی همراه
 میشد روزی حضرت قدس سره الاصفی از اسپ فرود آمد و کلیم خود فرست کرده
 با جنب مجاور شد اسپ در کشی آمد و گریخت و حضرت شیخ قدس سره الاصفی متوجه
 نشد چه از ترغفات دنیا و ایات نفقات نداشت آن سگ وید و سدر راه اسپ شد
 تا آن زمان که اسپ ایستاده شد باز آمد و بجانب حضرت قدس سره الاصفی می آورد
 و اشارت بسوی جانب اسپ میکرد و بعد از آن شخصی آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 بوی گفت که همراه این سگ و دجائیکه برود و آن شخص همچنان کرد و دید که اسپ آن
 نوحی هست گرفت آورد و ظاهر چون آن سگ آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 حکم بدفن وی نمود و بنی تکفین و غیره اسباب موتی مردم و از آنجمله آنست که حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در زیور خست برگد بر کناره جوی گلیانی کلیم خود را فرست کرد و بگوید
 ای جوی رفت تا در ضوضا و بعد فراغ و ضوضای فرست خود آمد و دید که ماری سیاه که از آنجست
 آمده با باشد بر فرض شسته حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت اگر بقصد فساد آمده
 بگوید آیت گفت که من بهر شایع ذکر آمده و اولیاد الله تعالی را نمی گزم و مستمع ماند و رفت
 و از آنجمله آنست طبیعت حضرت شیخ قدس سره الاصفی با نلی بانو که پرسو نم آید

در ترغفات
 و در استعداده
 با شایسته
 معنی غلامی
 سکه شمشیر

و تئیکه

و عقیدت

و حضرت شیخ
 قدس سره

مترغفات
 و از آن
 حضرت شیخ

و از آنجمله

و حضرت شیخ

و طبیعت

و آنکه مردی که

داشت بنده یافت چنانچه یافتم
 در و سر شد چنان استیلا گرفت که قرار نگذاشت گاهی سر را بلند می کرد و گاهی بر فرش
 می مالید کسی گفت ویرا فلان و فلان می بیند کسی نیست که در دوی و در کند حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی متوجه بوی و در و دوی را کشید فی الحال وی صحت یا
 و در و بر سر مبارک مستولی شد و آن بسیار شد پیش درویشی رفت و حال را ظاهر کرد
 و وی توضیح پیش آمد چه لازم بود که بر بند و بچه آیینین کردن حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی چیزی نقرمود بعد از آن درویش و دوی استمال کرد آن وحج فرو شد
 و صحت شد این بنده درگاه گمان می برد که این حیلۀ ملائمه است غالب است که
 بالذات حضرت شیخ قدس سره الاصفی صحت است بعد از آن حضرت قدس
 سره الاصفی زبیرت مرا ضعیف تشریح که دقیقه از دقائق سنت تدریجاً صلوات الله تعالی علی
 صاحبها و علی آله فکذا شسته رفت و کیفیت همراهی آن معشوق گفت آن شیخ متراض
 گفت اگر آن هند و بچه را شائیه از محبت الهی می بود ظن می بردم که وی بخودش
 حاضر بود خطره شناس است که رونود اندرین اثنا حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمة
 و بارک الله تعالی فی اخلافه حضرت شیخ قدس سره الاصفی ظاهر شد و گفت محبوبا
 در خود باید نگه داشت و خود معشوق خود باید بود در وقت معشوق را در خود اعضا و دوی
 را عین اعضا خود یافت بخود این دشمن محبت دسه از دل رفت بعد از آن چون
 ویرای دید و نظر حسن و زیبا بینی آمد و دوی قبل ازین متوجه بجانب حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی نمیشد حالا میل طبع وی بجانب حضرت شیخ قدس سره الاصفی

بیند

کردید

این بنده درگاه گمان

صاحبها و علی آله فکذا

سر و طرف چادر را گرفته کشیدند و ندانم مبارک حاشی نشد و در اکثری از اوقات
سیکفت فیض روح القدس را باز در فرماید و دیگران هم بکنند آنچه سبب ای گرد
روزی در کناره حوضی کلان که بسیار بلبل است در نوای مونس ساد و مسود و قیامت
نشسته بود و گفت این قدرت مخلص کسی نیست با فضل هم میشود پیران که بعض
مردم گمان می برند که خرق عبادت که بنیای علیهم الصلوٰۃ واقع شود از اولیا نشود
این حرف عقل زود بقبولش متوجه می شود چو احیای موتی از اولیا کر یافته شد و چنین
غیر وی بلا شبهه بکه فرق این است که بزرگتری نبوت اگر صادر شود قصد تباها می شود
و نه کرامت خواه از امثال مایصد عن الانبیاء علیهم الصلوٰۃ و علی بنیاد و آله الطاهرین
و هو الاحق بالقول الله اعلم و از انجمله نیست که بیادوت بعض مریدان رفته بود و فی
بعضی مبتلا بود که صحت از وی متوقع نبود و صاحب فرارش بود چون بقابله خجسته
حضرت شیخ قدس سره الاصفی بهره مند شد و گریست و گفت بعد استفسار و تسلیه
که بر شدت بیماری و یا خوف مرگ نمی گریه بلکه درین اندیشه ام که در سبب ویت مرض گریه و تاراج
که از حضرت صاحب غفول میشود این حالت مرا اگر این نماید چون حضرت شیخ قدس
سره الاصفی حال می مشاهده نمود اسم رحیم مجلی شد پس گفت که فلان دل قوی دار
و الله تعالی یأود اربعمائت الکی صحت است و مراجعت بخانه نمود پس در صحت هر وقت
بیشتری بود چنانچه همون روز بخودی خود نشست و از سیر فرود آمد و تناول کرد و برود
دویم گویا که پنج اثری از مرض نبود و از انجمله نیست که چون پیوسته مع شوی که
بود از محرکات طعام که وجه حرمت وی ظاهر نیست اطلاع می یافت و یا حاجتی پیدای شد
که از تناول آن باز می ماند و اگر کسی بد کرد و از تکلیف منوره لباس صوفیانه بپوشی و در جای

سر و طرف
مبارک حاشی
بکنند آنچه
بلبل است
مونس ساد
مستود و قیامت
بعضی
مردم گمان
بنیای علیهم
واقع شود
از اولیا
نشود
این حرف
عقل زود
قبولش متوجه
می شود
چو احیای
موتی از
اولیا کر
یافته شد
و چنین
غیر وی
بلا شبهه
بکه فرق
این است
که بزرگتری
نبوت اگر
صادر شود
قصد تباها
می شود
و نه کرامت
خواه از
امثال
مایصد عن
الانبیاء
علیهم الصلوٰۃ
و علی بنیاد
و آله الطاهرین
و هو الاحق
بالقول
الله اعلم
و از انجمله
نیست که
بیادوت
بعض
مریدان
رفته بود
و فی
بعضی
مبتلا بود
که صحت
از وی
متوقع
نبود
و صاحب
فرارش
بود
چون
بقابله
خجسته
حضرت
شیخ قدس
سره الاصفی
بهره مند
شد
و گریست
و گفت
بعد
استفسار
و تسلیه
که بر
شدت
بیماری
و یا خوف
مرگ
نمی گریه
بلکه درین
اندیشه
ام که
در سبب
ویت
مرض
گریه
و تاراج
که از
حضرت
صاحب
غفول
میشود
این
حالت
مرا
اگر
این
نماید
چون
حضرت
شیخ قدس
سره
الاصفی
حال
می
مشاهده
نمود
اسم
رحیم
مجلی
شد
پس
گفت
که
فلان
دل
قوی
دار
و الله
تعالی
یأود
اربعمائت
الکی
صحت
است
و مراجعت
بخانه
نمود
پس
در
صحت
هر
وقت
بیشتری
بود
چنانچه
همون
روز
بخودی
خود
نشست
و از
سیر
فرود
آمد
و تناول
کرد
و برود
دویم
گویا
که
پنج
اثری
از
مرض
نبود
و از
انجمله
نیست
که
چون
پیوسته
مع
شوی
که
بود
از
محرکات
طعام
که
وجه
حرمت
وی
ظاهر
نیست
اطلاع
می
یافت
و یا
حاجتی
پیدای
شد
که
از
تناول
آن
باز
می
ماند
و اگر
کسی
بد
کرد
و از
تکلیف
منوره
لباس
صوفیانه
بپوشی
و در
جای

می شد اتفاقات نمی کرد بلکه انحراف و تحقیری نبود با وجود که توضیح دے با صوفیان اهل
 لباس زیاده ازان بود که تصور نموده آید از این راه روزی حاکی بده لکنه اوقات
 و شوکت شاهانه داشت بقای مبارک در خانه شیخ دوست محمد که حال قوی داشت
 و از اسامی حق تعالی در همه احوال او تبارک و تعالی گذشت بود و بنابر عمران چتر بداند که شیخ
 ساخته و بذره سنام تفرید و عشوه سیده بهره مند شد و دعوت نمود و حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی قبول کرد و بقیه سیاحت فرستاد بوقت دیگر طواف خیار
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که یک کچه اسبی بصورت و خوش رنگ را
 مردم گرفته اند در آن وی جدای کنند حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت بر لای پی
 برین قنیه می نماید گفتند بهر خوردن شما حضرت شیخ از تاول آن انعام عیب متنبه
 شد بوقت دیگر که طعام قسم قسم آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت همه مردم
 بخورند برات من نگا دارند درین وقت میل طبع نیست بوقت دیگر که ایشان را
 می خورم چون مردم خورده مطابق اذا اطعمتم فانشروا متفرق شدند و حضرت
 آن حاکم هم رفتند آن طعام که نگا داشته بود گفت من نخواهم خورد چیزی نماند
 دوست محمد چون بر بشره حضرت شیخ قدس سره ملائتی دید گفت چرا اهل ایستای حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی گفت بهر این معامله شیخ دوست محمد کلمات گفت که از او
 ظاهر می تواند شد که در نهان او حکام اشتباه و انحلال است و از صحبت آنها حذر از
 می باید نمود و ازین راه نیز حضرت شیخ قدس سره در سایه دخت اهل شسته بود
 یکایک در فتنی آمد و سلام علیک نمود بطریق قوم ملائتی باندی حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی هرگز هرگز متوجه پوی نشد و روی خود را از وی میگردانید و دے

میکنی
 حاکم پیره
 در آن وقت
 حق تعالی رسید

بسیار
 در آن وقت
 در آن وقت
 در آن وقت

صحبت
 در آن وقت

بناید
چشم
است

سائیس میگفت در فدا در شان دی زبان میراند که هرگز از شان وے نیاید
علی الخصوص با مردم درویشان چه با آنها حسن سلوک چندان داشت

حاکمی از وے است چون سوال میکرد همین طوری
از وی معامله میکرد و الحاح در سوال
که باین معامله از درویشان در پیش آن درویش راه گرفت یک و
ساعت نگذشته باشد که مردم از آنجا که آبادیها که قریب وی اند
آمدند و گفتند سائیس بود اسب را اصلاح می نمود و فلان فلان چیز را بدو
گرفته برده ظاهر لباس فقر آلبیس نموده رفته مردم حضا گفتند اندرین سا
رفته است نقص کنید آنها در بخش می شدند و همچنین قانع دیگر و احصائے
کر امارت خالی از کلفت نیست اینقدر مرستی را کفایت دارد و الله اعلم
لا اتمام قلعه احمد و علی انبیه و آله الصلوة والسلام در ضوان الله علی اولیاءه الامم

در صدد
تجسس

الحمد لله که درین زمان مبارک کتاب مستطاب مناقب رزاقیه مضافه استاذ العلماء
حضرت ملا نظام الدین صاحب فرنگی محلی در حالات و کرامات قطب الاقطاب حضرت
آقا با سنده قدس سره الاصفی حسب ارشاد حضرت والا مناقب قبله محترم جناب
مولوی سید ممتاز احمد صاحب انسوی رزاقی با اتمام و اتمام ذکر شیر ماه جون ۱۳۳۹ مطابق
سره و طبع خاکسار عبدعلیمان مالک شاهی پدیس کهنو بنیر طبع کر است و پیر است شد

بنیان در شان
چشم
است

[illegible]

شماره اول

قصیدہ تصنیف حضرت سلطان احمد

زرقانی با نسوی قدس سره

گروه بر کمر آن فتنه تو از دره سنا
 گوهر یک دانه از جع عنایات خدا
 قیصر و غفوق پیش بارگاهش چه سنا
 شد پیش ذره اش غریشد مانند سنا
 مستفیض بحر حسان از ثریا نازی
 ذات پاکت که دظا هر زلب معجزنا
 زیب گلزار ولایت منبع چو دو سنا
 توتیای دیده عرفان و چشم اتقا
 میشود دیو زگر خورشید هر صبح و سنا
 خاک درگاه تو شاهامی کند کار جلا
 سید بدر سو مشرقش غیب هر صبح و سنا
 آفتاب معرفت بگرفت از رایب و سنا
 دجل و جام خدای نام پاکت حیر

این شبه قطریان می هادی هنو سرا
 شمع بنهم لم یزل نور چراغ معرفت
 روی بر خاک نیار و بادل پر آرزو
 تا که بنشیند از خاک قدمت مستی
 آبروی گوهر عرقان فیض سست
 معنی فقر خرمی تا زبان مستور بود
 گلین باغ حسینی و رشتان حسن
 خاک درگاه تو باشد پیش پای حسین
 آفتاب طاعت تو هر جا که شد روشن
 سیزداید زنگار آینه و آینه شفق
 ترازان روضه را تا غرور و خجسته عالم
 شمع عرفان و حقیقت یافته از نور غرغره
 شرح و هفت پریم محمد شعیبی زنده

[illegible]

یای اسبانی بیدار دانه
چلوه فرمای
ممنون چون بر زمین
چند گروم بر جای
وخت نسیم بوی
برگزار

[illegible]

CALL No. { ACC. No. ۱۰۵۶۵.....
 AUTHOR..... عبدالرزاق بانسوی.....
 TITLE..... مناقب رزاقین از (محمد نظام الدین).....

| | | | |
|-----------------------------------|--|-----------------------------------|--|
| 3 | | | |
| ۱۰۵۶۵ | | ۱۰۵۶۵ | |
| عبدالرزاق بانسوی | | عبدالرزاق بانسوی | |
| مناقب رزاقین از (محمد نظام الدین) | | مناقب رزاقین از (محمد نظام الدین) | |

| Date | No. | Date | No. |
|------|-----|------|-----|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |

MAULANA
AZAD
LIBRARY



:-RULES:-

ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

